نامکمن ڈیلیوریاں 30

# واپس بھیجیں، پلیز

LinguAula

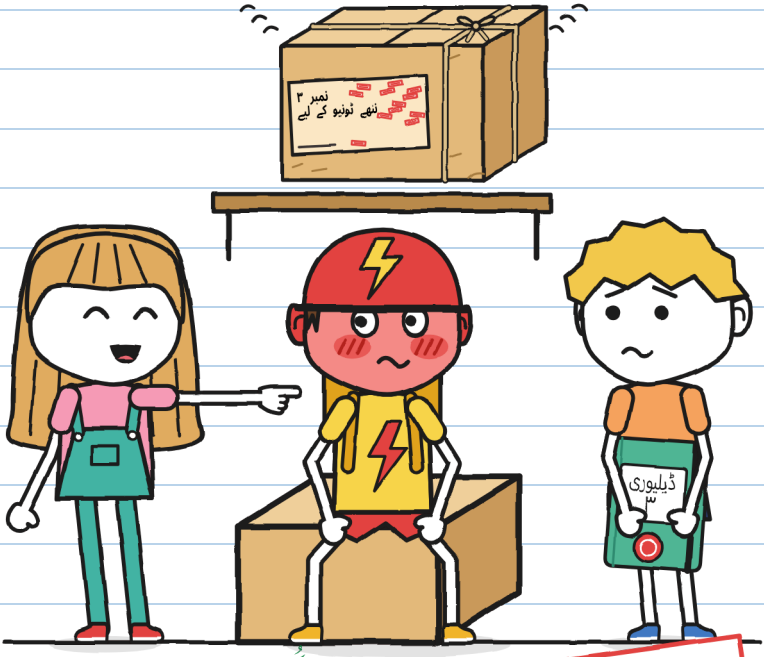


(گنی کی ڈائری)

سائز S
ابتدائی سطح +۷۰

# ناممکن ڈیلیوریاں · 3
# واپس بھیجیں، پلیز

متن اور تصاویر: LinguAula

سائز S · ابتدائی سطح · A۷+

اردو ایڈیشن: LinguAula

پہلا ایڈیشن: 2026

© 2026 LinguAula · info@linguaula.com

اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔

سیریز کی تیسری کتاب۔ پچھلی دو: «یہ پارسل کاٹتا ہے» اور «گرج سے پہلے نہ کھولیں»۔

LinguAula

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اس کتاب کو لکھتے ہوئے کوئی ڈیلیوری والا زخمی نہیں ہوا۔
لال، ہاں۔ — خ.




اور اسے بہلے میں پڑھتی ہوں۔ — خ.

اگر یہ تمہیں مل جائے تو اسے واپس کر دینا۔ پلیز۔

صرف کہانی میں

یہ مہر اس چیز کی علامت ہے جو صرف کہانی میں ہوتی ہے۔
اصلی پارسل اڑ کر واپس نہیں آتا۔ اصلی سائیکل کے ساتھ صفحہ ۷۶
پر چلو۔ — خ.

# کون کون ہے



گُنی۔ ہفتے کے دن کا ڈیلیوری بوائے۔ ایسی ڈرائنگیں بناتا ہے جو کسی نے اس سے مانگی نہیں۔ یہ ڈائری اسی کی ہے۔



خولیتا۔ ہرے رنگ سے لکھتی ہے اور «خ.» لکھ کر دستخط کرتی ہے۔ ہمیشہ جانتی ہے کہ مدد کیسے کی جائے۔ یہی مسئلہ ہے۔



ٹونیو۔ سائیکل پر «برق» کے لیے ڈیلیوری کرتا ہے۔ دس منٹ میں یا مفت۔ ٹکڑوں میں لال ہوتا ہے۔



مارا۔ «ناممکن ڈیلیوریاں» کی مالکن۔ جادوگرنی والی ٹوپی پہنتی ہیں۔ جتنا کہتی ہیں اس سے زیادہ جانتی ہیں۔



زوئی۔ «برق» سے۔ سب سے تیز۔ عرفیتیں وہی رکھتی ہے۔



برونو۔ «برق» سے۔ ایک بار پنکچر ہوا تھا۔ دو سال پہلے۔



پارسل نمبر ۳۔ ہلاؤ تو بجتا ہے۔ لیبل پر صرف ایک نام لکھا ہے۔



ر. کی طرف سے وہ پارسل آتے ہیں جنہیں کوئی پہنچا نہیں پاتا۔ ر. کا نام کوئی نہیں لیتا۔

# ڈیلیوری ڈائری ۳
# گُنی کی

خفیہ۔

«خفیہ» کا مطلب ہے: پہلے میں پڑھوں گی۔ کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ — خ۔

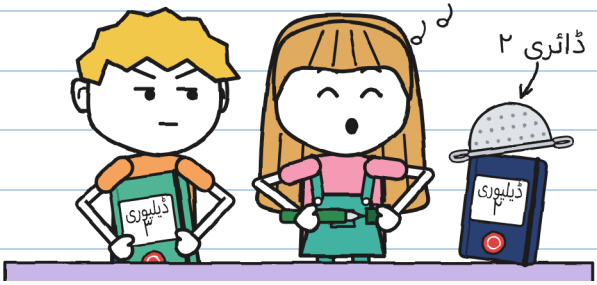


ڈائری نمبر ۲ ایک ہی طوفان میں ختم ہو گئی۔ یہ والی ہری ہے، اس پر دکان کی مہر ہے۔ پہلے میں لکھنے والا تھا۔ خولیتا نے لکھ دیا۔

تمہاری مدد کے لیے۔ شکریہ کی ضرورت نہیں۔ — خ۔

میں نے مدد نہیں مانگی۔ خولیتا کے ساتھ سب برابر ہے۔

باب 1

# ٹِن ٹِن

مارا اپنی دکان میں وہ پارسل رکھتی ہیں جو کوئی پہنچا نہیں سکا۔ ایک شیلف پر۔ وہ بیس تھے۔ خولیتا اور میں نے دو پہنچائے: ایک ڈریگن کا انڈا اور کچھ دوڑتے ہوئے بیج۔ اٹھارہ باقی ہیں۔

طوفان کی رات ہم گھر جا رہے تھے۔ ایک پارسل بج اٹھا۔ ٹِن ٹِن۔

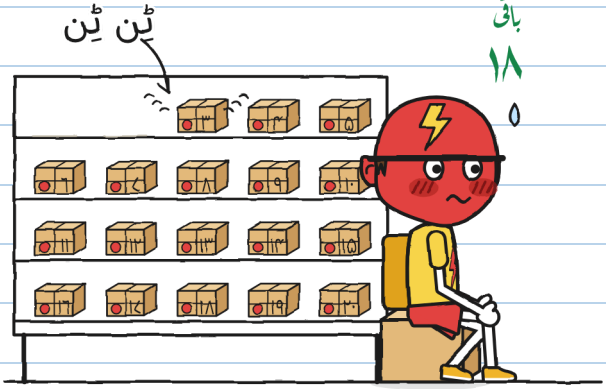


وہ پارسل نمبر ۳ تھا۔ ٹونیو «برق» کے لیے دس منٹ میں یا مفت ڈیلیوری کرتا ہے۔ وہ اپنے ہیلمٹ کے رنگ کا ہو گیا۔

دستخط کے بغیر واپس شدہ پارسل صبح ہوتے ہی اڑ کر اپنے شیلف پر لوٹ آتے ہیں۔ صرف اسی کا دستخط چلتا ہے جسے پارسل ملا ہو۔ لیبل پر۔ نہ مٹنے والی سیاہی سے۔ مُرسِل یعنی بھیجنے والا ر. ہے۔

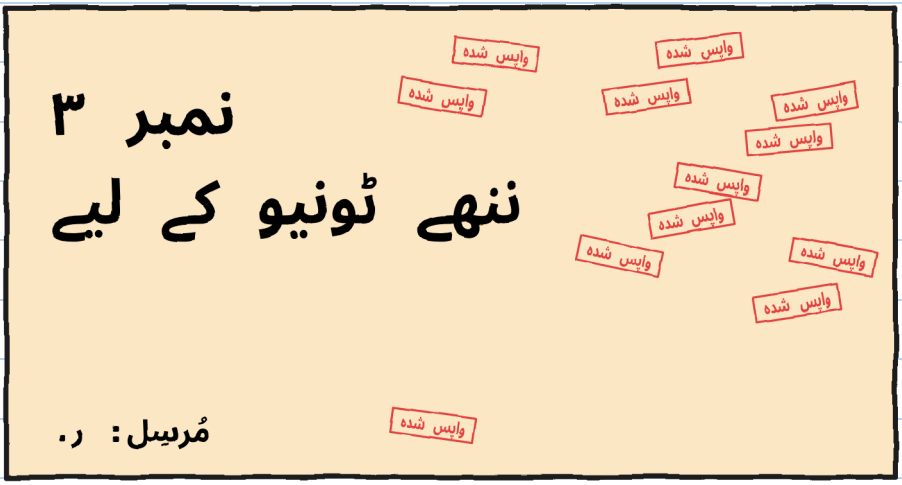


خولیتا لیبل پڑھنے لگی:

«ننھے ٹو...»

اس نے منہ بند کر لیا۔ وہ کبھی لفظ کے بیچ میں چپ نہیں ہوتی۔ میں نے ٹونیو کو دیکھا۔ وہ لال ہو رہا تھا۔

میں نے آدھا لفظ پڑھا۔ باقی آدھا نگل گئی۔ — خ.

کچھ لوگ اچانک لال ہو جاتے ہیں۔ ٹونیو نہیں۔ وہ ٹکڑوں میں لال ہوتا ہے۔ میں نے لکھ لیا۔

## ٹونیو کا سرخی پیما




«وہ پارسل انتظار کر سکتا ہے،» ٹونیو نے جلدی سے کہا۔
«برسوں سے انتظار کر رہا ہے۔ ایک دن اور۔ یا دس۔ ‹برق› کو کوئی جلدی نہیں۔»
پہلی بار «برق» کے کسی آدمی نے یہ کہا۔

اس رات: ۴۔ میں اسے لال میں لکھنا چاہتی تھی۔ میرے پاس صرف ہرا ہے۔ — خ.

«آج رات کچھ نہیں کھلے گا،» مارا نے کہا۔ «اور شیلف کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگایا جائے گا۔»

کسی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ ٹِن ٹِن پھر بجی۔

ٹِن ٹِن۔

«یہ دروازہ تھا!» خولیتا نے کہا۔

جب مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تو میں فہرست بناتا ہوں۔

ٹِن ٹِن کے مشتبہ

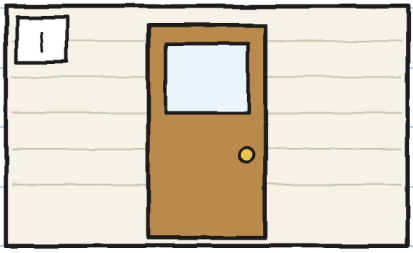


دروازہ




ٹونیو کی سائیکل




ربڑ کا مینڈک




نمبر ۳

*مینڈک بے قصور ہے۔ میں اسے جانتی ہوں۔ — خ۔*

میں آوازیں آزمانے فٹ پاتھ پر گیا۔ بارش رک چکی تھی۔
میں نے دروازہ کھولا اور بند کیا: چررر۔ میں نے سائیکل کی بیل بجائی: ٹرررنگ! میں نے مینڈک دبایا: چیں۔




خولیتا انگلی سے «نہیں» کہہ رہی تھی۔ کسی کی آواز ایسی نہیں تھی۔
میں اندر گیا۔ ٹونیو اپنے ڈبے پر بیٹھا ہلا۔
ٹِن ٹِن۔

میں جھکا۔ ٹونیو کا ڈبہ شیلف کی ٹانگ سے لگا ہوا تھا۔

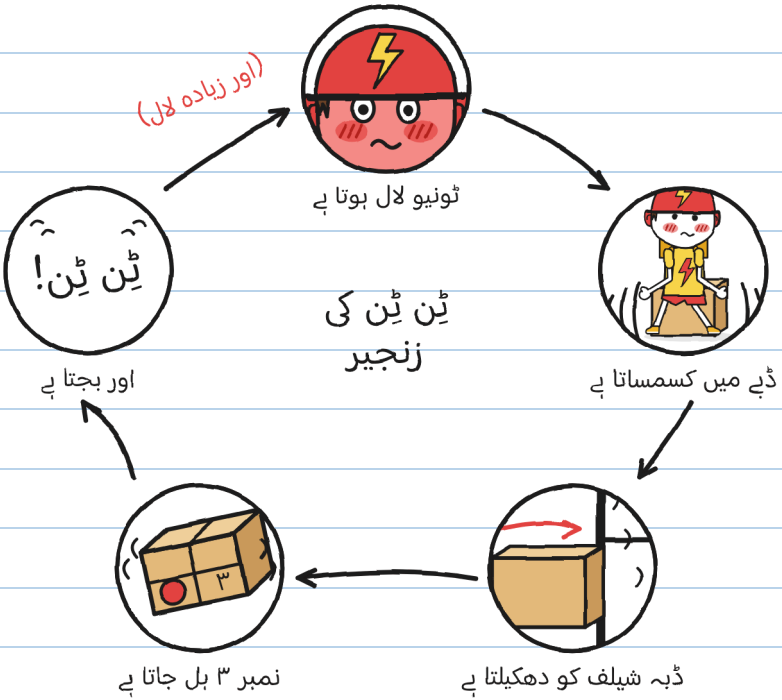


یہ جادو نہیں تھا۔ یہ ٹونیو تھا۔
نمبر ۳ کو ہلاؤ تو اس کے اندر کوئی چیز بجتی ہے۔

*میری طرح۔ — خ.*

ٹونیو نے ساکت رہنے کا فیصلہ کیا۔ وہ بس اتنی دیر چلا:




یہ تو صرف ایک سوال تھا۔ سوالوں سے شیلف نہیں ہلتے۔ — خ.

یہ والا ہلا گیا۔

«وہ میں تھا،» ٹونیو نے اپنے جوتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔
«بچپن میں۔»
اس نے بہت آہستہ کہا۔ مینڈک نے مجھ سے بہتر سنا۔

خولیتا نے منہ کھولا۔ اس کے پاس بہت سے سوال تھے۔ ٹونیو اب بھی اپنے جوتوں کو دیکھ رہا تھا۔ خولیتا نے اسے دیکھا اور منہ بند کر لیا۔

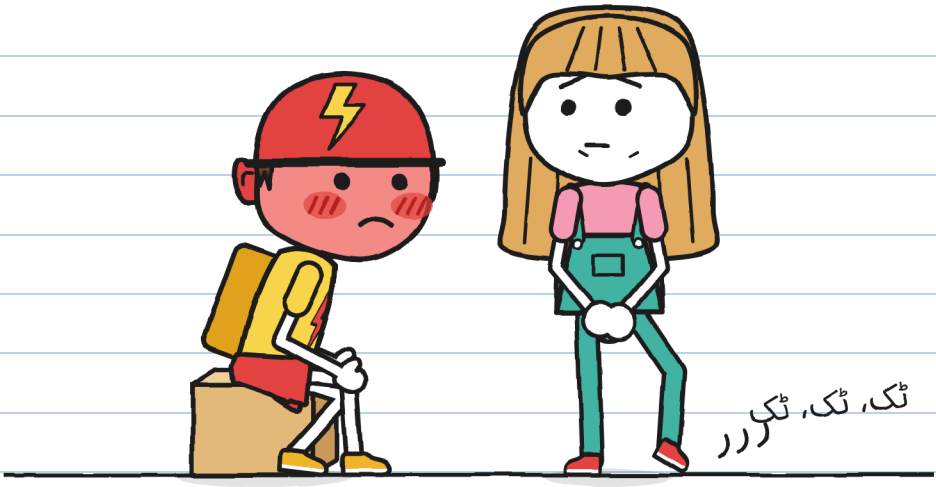


«میں اور نہیں پوچھتی،» خولیتا نے کہا۔
اسے مشکل ہوئی۔ اس کا پاؤں ہل رہا تھا۔

جو سوال میں نے نہیں پوچھے: نو۔ میں نے انہیں لکھ رکھا ہے۔ — خ.

«تم نے اسے کبھی پہنچایا کیوں نہیں؟» میں نے مارا سے پوچھا۔
«میں اسے بارہ بار لے کر گئی۔ لیبل دیکھو: نہ گلی، نہ مکان نمبر، نہ خاندانی نام۔ مجھے جتنے ننھے ٹونیو ملے، سب آزما لیے۔»

مارا کے ننھے ٹونیو

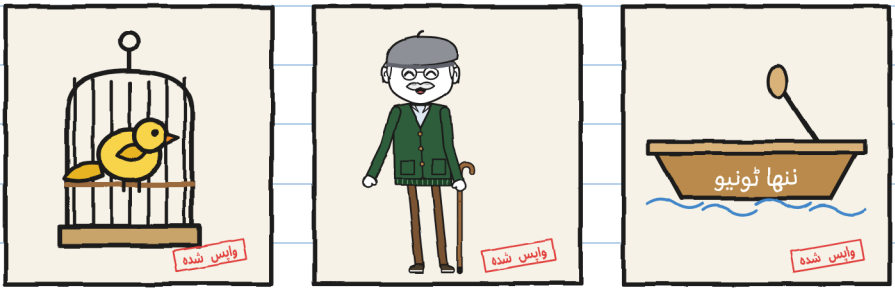


۱. ایک کینری۔
(لیبل پر پاؤں رکھ دیا۔ نہیں چلے گا۔)

۲. انتونیو صاحب، ۷۱ سال۔
(«کاش!»)

۳. نہر کی ایک کشتی۔
(اس کے ہاتھ نہیں ہیں۔)

«اور ٹونیو؟» خولیتا نے پوچھا۔
«آخری بار میں ٹونیو کو جانتی ہی نہیں تھی،» مارا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ «کسی نے مجھے بچپن میں اس کا نام نہیں بتایا۔»

مارا نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک بنفشی کپڑا نکالا۔ انہوں نے نمبر ۳ کو ڈھانپ دیا۔ جیسے سونے کے وقت طوطے کا پنجرہ ڈھانپتے ہیں۔ انہوں نے ٹونیو کا ڈبہ شیلف سے دو بالشت دور کر دیا۔

«ایسے۔ اب تم ہل سکتے ہو۔»




ٹونیو سائیکل پر جا سکتا تھا۔ وہ دروازے پر تھی۔ دس منٹ میں وہ پورا محلہ پار کر سکتا تھا۔

وہ پھر بیٹھ گیا۔

مجھے نہیں پتا کیوں۔ پھر بھی لکھ رہا ہوں۔ اس کے ڈبے میں پیٹھ ٹکانے کی ٹیک نہیں ہے۔ میں نے ایک بنا دی۔

*کسی نے تم سے ٹیک مانگی نہیں تھی۔ — خ.*

بند کرتے وقت ٹونیو سب سے آخر میں تھا۔ وہ ہیلمٹ کا پٹہ باندھ رہا تھا۔

«مارا۔ کل میں پارسل کے بارے میں بات کرنے آؤں گا۔ اکیلے میں۔»

«یہ دونوں دکان کے ہیں۔»

ٹونیو نے ہماری طرف دیکھا۔

«یہ دونوں ٹھیک ہیں۔ لیکن ‹برق› کا کوئی نہیں۔»




پارسل ٹونیو کے لیے تھا۔ اب یہ جاننا باقی تھا کہ وہ اسے چاہتا ہے یا نہیں۔

مجھے پہلے ہی پتا ہے کہ اس کی مدد کیسے کرنی ہے۔ — خ.

یہی تو مجھے فکر میں ڈالتا ہے۔

باب 2

# میں نے ہاں نہیں کہا

اتوار کو دکان بند ہوتی ہے۔ مارا نے شٹر آدھا اٹھا رہنے دیا۔ انہوں نے ایک بورڈ لٹکایا: بند (تمہارے سوا سب کے لیے)۔

ٹونیو گیارہ بجے آیا۔ اندر آنے سے پہلے اس نے گلی کے دونوں طرف دیکھا۔ جیسے سڑک پار کرنے سے پہلے دیکھتے ہیں۔ «برق» کا کوئی نہیں آ رہا تھا۔




ہم ساڑھے دس بجے پہنچ گئے۔ احتیاطاً۔ — خ.

مارا نے نمبر ۳ کاؤنٹر پر رکھا۔ کپڑا ہٹایا۔ پھر یوں بولیں
جیسے کوئی بورڈ پڑھ رہی ہوں:
«پارسل نمبر تین۔ ننھے ٹونیو کے لیے۔ کیا وہ تم ہو؟»
«تھا۔»
«چلے گا۔ کیا اسے لینا چاہتے ہو؟»

ٹونیو نے ڈبے کو دیکھا۔ ڈبے نے کچھ نہیں کہا۔
«میں نے ہاں نہیں کہا۔»
«تم نے نہیں بھی نہیں کہا۔»
«میں نے کہا: ‹میں نے ہاں نہیں کہا›۔»




دستخط نہ کرنے کے لیے تین جملے۔ میں نے گن لیے ہیں۔ — خ.

ٹونیو نے ڈبہ یوں پکڑا جیسے گرم پتیلی۔ اس نے اسے تولا۔
گھمایا۔ کان کے پاس رکھا۔ ذرا سا ہلایا۔
ٹِن ٹِن۔
اس نے اسے جلدی سے چھوڑ دیا۔

«اور اگر وہ پارسل لے جائے؟» خولیتا نے کہا۔ «ٹونیو کے گھر میں ایک رات، اور ڈیلیور ہو گیا۔ یہ تو منطق ہے۔»
«واپسی کی مہر منطق سے نہیں چلتی،» مارا نے کہا۔ «وہ سیاہی سے چلتی ہے۔»

| کیا یہ ڈیلیوری گنی جائے گی؟ | | |
|---|---|---|
|  | اسے دیکھنا | نہیں |
|  | اسے پکڑنا | نہیں |
|  | گھر لے جانا | نہیں |
|   | لیبل پر نہ مٹنے والی سیاہی سے دستخط کرنا | ہاں |

مہر اور میں ایک طرح نہیں سوچتے۔ — خ.

«خولیتا، گُنی: یہ ڈیلیوری تم دونوں کی ہے،» مارا نے کہا۔
«گرج والی کی طرح۔ تین شرطیں۔»
انہوں نے انہیں انگلیوں پر گنا:
1. تم ڈبہ نہیں کھولو گے۔ لیبل چپکا رہے گا۔
2. نمبر ۳ دکان سے صرف تب نکلے گا اگر ٹونیو مانگے۔
3. جسے ملے، وہ چاہے تو دستخط کرے۔ دستخط کے بغیر پارسل صبح ہوتے ہی لوٹ آتا ہے۔ کچھ نہیں ہوتا۔

«اور اگر وہ کبھی نہ مانگے؟» خولیتا نے پوچھا۔
«تو کبھی نہیں۔»

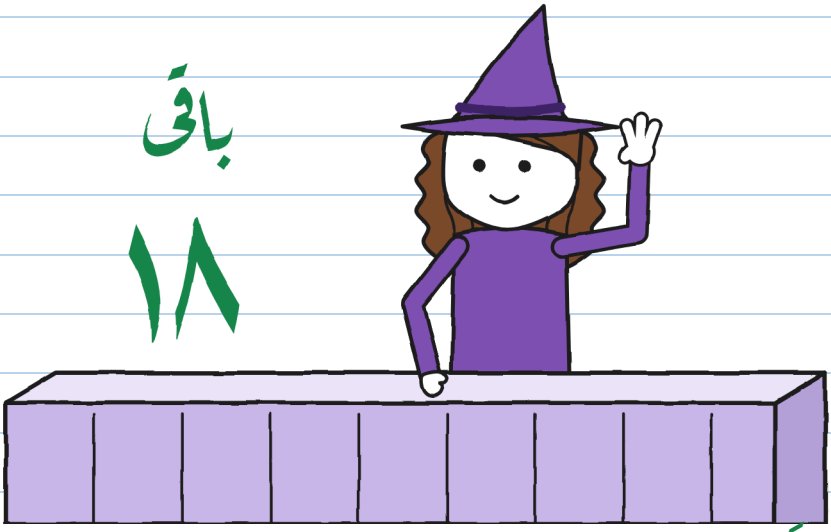


«کبھی نہیں» ڈیلیوری کی تاریخ نہیں ہوتی۔ — خ.

ٹونیو بہت دیر چپ رہا۔ خولیتا نے وقت دیکھا: چار منٹ۔
«برق» کے لحاظ سے تقریبا آدھی ڈیلیوری۔

«میں اسے لے جاتا ہوں،» ٹونیو نے کہا۔ «بند۔ سوچنے کے لیے۔ فی الحال۔»
«کیا یہ تم مانگ رہے ہو؟» مارا نے پوچھا۔
«میں مانگ رہا ہوں۔»

میں نے لکھ لیا کہ نمبر ۳ کیسے گیا۔ تاکہ کوئی انکار نہ کر سکے:

**روانگی کی پرچی**

- [x] ڈبہ: بند
- [x] لیبل: چپکا ہوا
- [x] مانگا کس نے: ٹونیو
- [ ] دستخط: ابھی نہیں



باہر ٹونیو نے نمبر ۳ اپنی سائیکل کی ٹوکری میں رکھا۔ اس نے اسے چھوڑا۔ وہ بجا: ٹِن ٹِن۔

اس نے ہینڈل کو دیکھا، جہاں «برق» کی بیل ہے۔ لگتا تھا اسے کچھ یاد آ رہا ہے۔

«کیا ہوا؟» خولیتا نے پوچھا۔

«کچھ نہیں۔»

ٹونیو پیدل چل دیا، سائیکل ہاتھ میں لیے۔ وہ کبھی پیدل نہیں چلتا۔



وہ «کچھ نہیں» دراصل «کچھ» تھا۔ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے۔ — خ.

دروازے سے مجھے گلی کے کونے پر «برق» کی دو سائیکلیں کھڑی نظر آئیں۔

«ٹونیو! ٹوکری میں کیا ہے؟» ایک لڑکی نے چلا کر پوچھا۔ اس کی چوٹی کمر تک تھی۔

«ڈیلیوری۔»

«کس کی؟»

«ایک گاہک کی۔»

اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ جواب دینے سے پہلے اس نے ڈبہ گھما دیا۔ لیبل اس کی طرف تھا۔ «برق» والے اسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔




اب مجھے «برق کا کوئی نہیں» کا مطلب سمجھ آ گیا۔ — خ.

اس رات میں نے اپنے کمرے کا پردہ اٹھا رہنے دیا۔ میں دکان کے سامنے رہتا ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ نمبر ۳ لوٹتا ہے یا نہیں۔

«گُنی؟» میری امی نے راہداری سے کہا۔ «تم جاگ کیوں رہے ہو؟»
«ایک پارسل کی نگرانی کر رہا ہوں۔»
«اچھا۔ لیکن نگرانی پاجامہ پہن کر کرو۔»




میں بھی نگرانی کرنا چاہتی تھی۔ میری کھڑکی سے صحن نظر آتا ہے۔ — خ۔

صبح ہوتے ہی نمبر ۳ کی آواز آئی۔

ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن۔

پھر وہ چھتوں کے اوپر نظر آیا۔ بے جلدی۔ وہ آئس کریم والے کے ٹھیلے کی طرح بج رہا تھا۔ تین کھڑکیوں میں روشنی ہو گئی۔ ایک کتا بھونکا۔ نمبر ۳ دروازے کے اوپر والی چھوٹی کھڑکی سے اندر آیا۔ مارا اسے اسی کام کے لیے کھلی رکھتی ہیں۔



اسکول کے بعد ہم دکان گئے۔ نمبر ۳ اپنے شیلف پر تھا۔ اس پر ایک اور مہر تھی: تیرہ۔

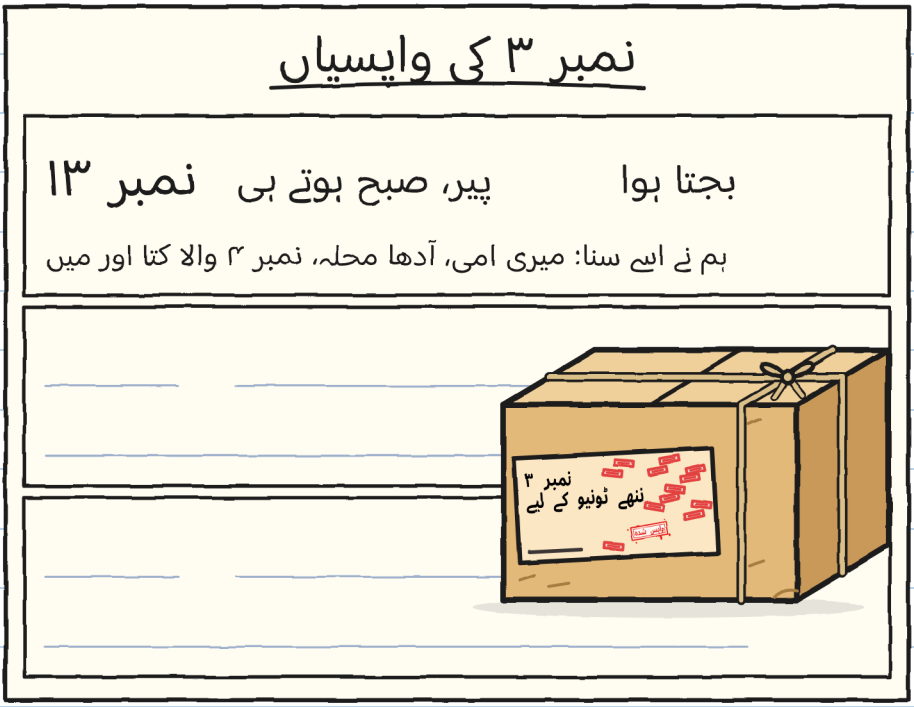


«یہ سزا نہیں ہے،» مارا نے کہا۔ «یہ قاعدہ ہے۔ کسی نے دستخط نہیں کیے: وہ لوٹ آتا ہے۔»

تیرہ مہریں۔ کچھ اور ہوئیں تو ڈبہ نظر نہیں آئے گا۔ — خ.

ٹونیو پانچ بج کر بیس منٹ پر آیا، ڈیلیوری کے بعد۔ اس نے نمبر ۳ کے بارے میں نہیں پوچھا۔ اس نے اسے صبح اپنے گھر کے اوپر سے گزرتے سنا تھا۔

میں نے نہیں دیکھا۔ مجھ ٹونیو نے بتایا:

## ٹونیو نے مجھے کیا بتایا

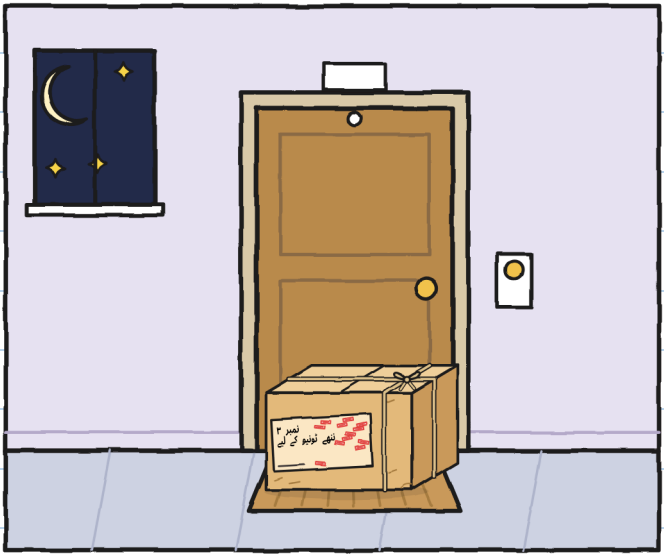


«میں نے ڈبہ ساری رات دروازے کے پائیدان پر رکھا۔»
«تم نے اسے اندر کیوں نہیں رکھا؟» خولیتا نے پوچھا۔
«گھر میں بہت سے لوگ مجھے پہلے ہی ننھا ٹونیو کہتے ہیں۔»

«ایک دستخط سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے،» ٹونیو کے جانے کے بعد خولیتا نے کہا۔ «ایک۔ دو سیکنڈ لگتے ہیں۔ میں نے اپنے سے وقت ناپا ہے۔»

میں نے ڈائری کھولی۔ «ہرا رنگ میرا جملہ نہیں ڈھانپے گا،» میں نے سوچا۔ میں نے بال پین سے زور لگا کر لکھا:

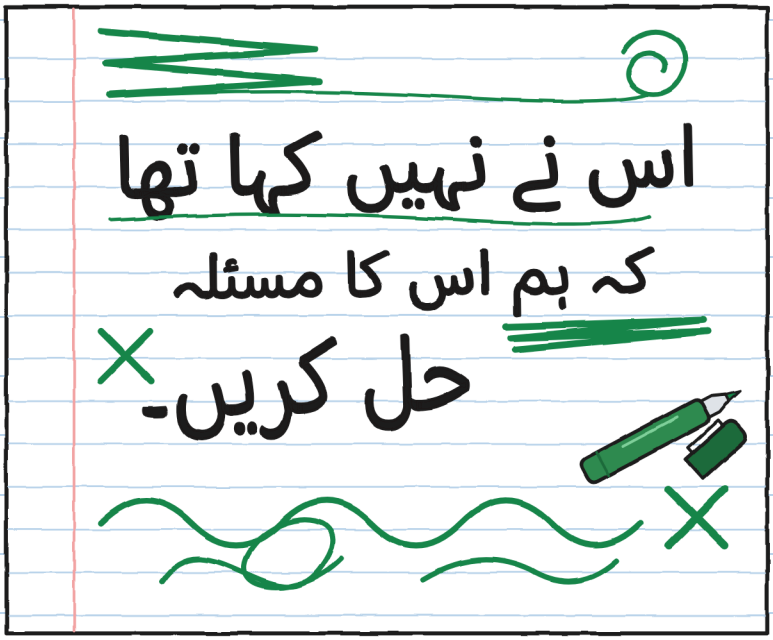


میں نے پڑھ لیا۔ میں متفق نہیں ہوں۔ فی الحال۔ — خ.

میرے پاس ایک اور خیال ہے۔ مجھے ایسے ت دیکھو۔ — خ.

باب 3

# آٹوگراف

منگل کو میں اسکول سے نکلا۔ دکان کے فٹ پاتھ پر ایک میز تھی۔ اس پر فرش تک لٹکتا پیلا میز پوش تھا۔ خولیتا کی لکھائی میں ایک بورڈ تھا۔ اور بیچ میں کوئی چیز ڈھکی ہوئی تھی۔




«یہ ایک اسٹینڈ ہے: آرام سے دستخط کرنے کی جگہ،» خولیتا نے کہا۔ «میں آٹوگراف جمع کرتی ہوں: یادگار کے دستخط۔»

«کب سے؟»

«کل سے۔»

اسٹینڈ پر ایک سطر دار کاغذ تھا۔ نیچے قینچی سے کٹی ہوئی ایک چھوٹی کھڑکی تھی۔ میز پوش میں ٹھیک اس کے نیچے ایسی ہی ایک اور تھی۔

میں نے میز پوش کا ایک کونا اٹھایا۔ اسٹینڈ نمبر ۳ تھا، لیٹا ہوا۔ چھوٹی کھڑکیوں سے اس کا لیبل اوپر کی طرف نظر آ رہا تھا۔

## یہ کیسے کام کرتا ہے

۱. کاغذ، اپنی چھوٹی کھڑکی کے ساتھ۔

۲. میز پوش، اپنے سوراخ کے ساتھ۔

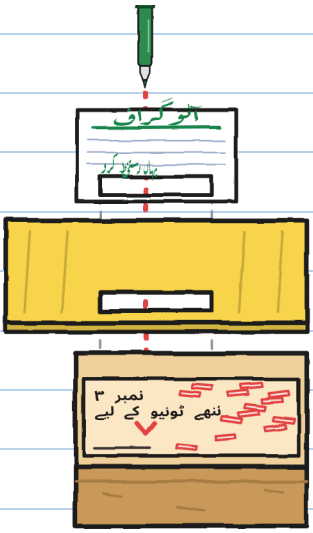


۳. نمبر ۳ کا لیبل، اس کے خالی حصے سے۔

۴. جو کھڑکی میں دستخط کرے... وہ لیبل پر دستخط کرتا ہے۔

«میرے مارکر سے،» خولیتا نے خوشی سے آہستہ کہا۔ «سیاہی نہیں مٹتی۔ کل نمبر ۳ نہیں لوٹے گا۔ ٹونیو کو دیکھ کر پتا چلے گا۔ سرپرائز!»

«ٹونیو نے نہیں کہا کہ نمبر ۳ دکان سے نکلے،» میں نے کہا۔
«شرط دو۔»
«وہ شکرگزار ہوگا۔»
«اور مارا؟»
«وہ فون پر تھیں۔ میں نے کہا: ‹آٹوگراف کی میز›۔ اور ہے بھی۔»
«اور اسٹینڈ؟»
«یہ انہوں نے مجھ سے نہیں پوچھا۔»

میں نے اسے فلورا اور آٹھویں بیج والی بات یاد دلائی۔ خولیتا نے فلورا کو وقت سے پہلے دستخط نہیں کرنے دیے تھے۔
«یہ ویسا نہیں ہے۔ وہ ڈیلیوری تیار نہیں تھی۔ یہ زیادہ تیز ہے۔»
«تم کرو۔ میں نہیں کرتا۔»

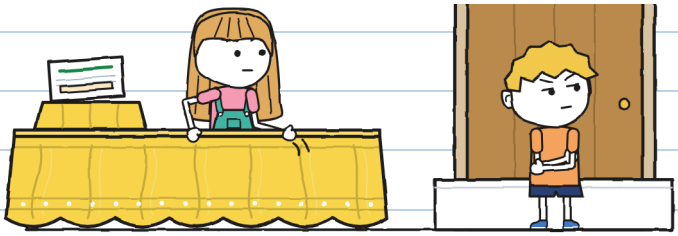

وہ دہلیز پر بیٹھ گئی۔ بہت سنجیدہ لگی ہے۔ اس نے کوئی مدد نہیں کی۔ — خ۔

«برق» ہماری گلی سے پانچ بج کر دس منٹ پر گزرتا ہے۔ وہ تین ہوتے ہیں، قطار میں۔

«برق» کے کارڈ

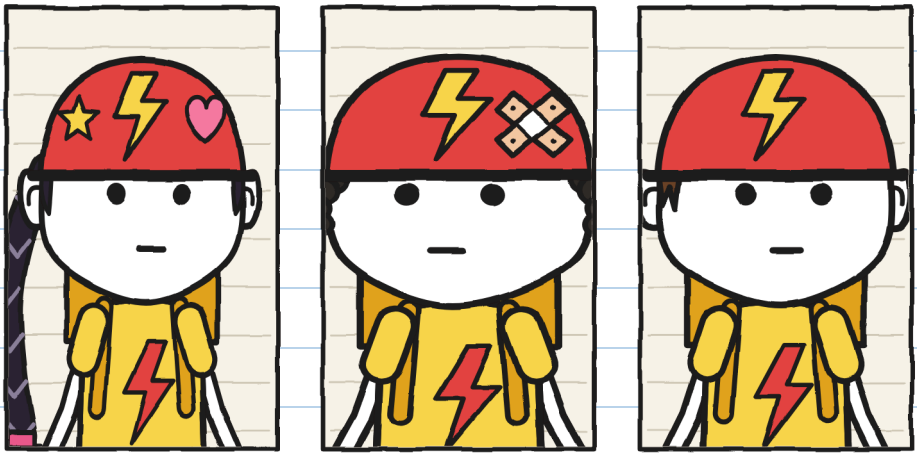

ٹونیو:
کوئی عرفیت نہیں۔
ابھی تک۔

برونو، «پنکچر»:
ایک بار پنکچر ہوا۔
دو سال پہلے۔

زوئی، «راکٹ»:
سب سے تیز۔
عرفیتیں وہی رکھتی ہے۔

«آٹوگراف؟ ہمارے؟» زوئی نے کہا۔ اس نے بریک لگائی اور سائیکل سے اتر گئی۔

ان سے کسی نے کبھی آٹوگراف نہیں مانگا۔ اسی لیے یہ کام کرتا ہے۔ — خ.

زوئی نے پہلے دستخط کیے، «و» میں ایک ستارے کے ساتھ۔ برونو نے «برونو» لکھا۔ زوئی نے نام کاٹ کر «پنکچر» لکھ دیا۔

«‹برق› میں عرفیتیں ہٹائی نہیں جاتیں،» برونو نے ناراض ہوئے بغیر مجھ سے کہا۔ «میں ایک بار پنکچر ہوا تھا۔»

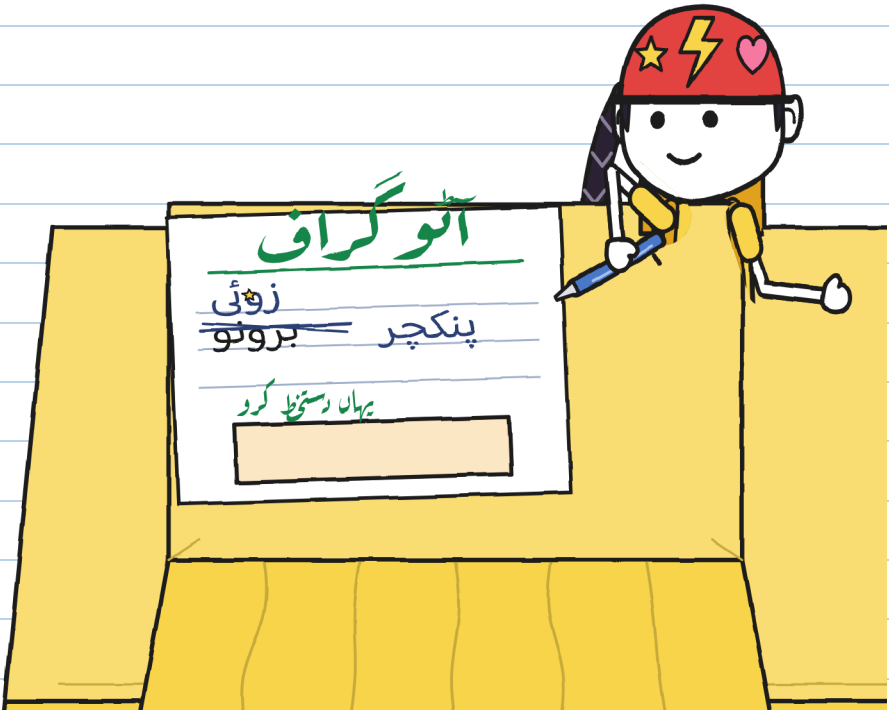


ٹونیو ابھی سائیکل پر تھا۔ وہ میز کو اسی طرح دیکھ رہا تھا جیسے اتوار کو اس نے نمبر ۳ کو دیکھا تھا۔

«اب تمہاری باری، ٹونیو،» خولیتا نے کہا۔ «یہاں نیچے،
نشان والی جگہ میں۔ سب سے اچھی جگہ۔»
اس نے اسے اپنا ہرا مارکر دیا۔
ٹونیو سے پہلی بار آٹوگراف مانگا گیا تھا۔ وہ سائیکل سے اترا
اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

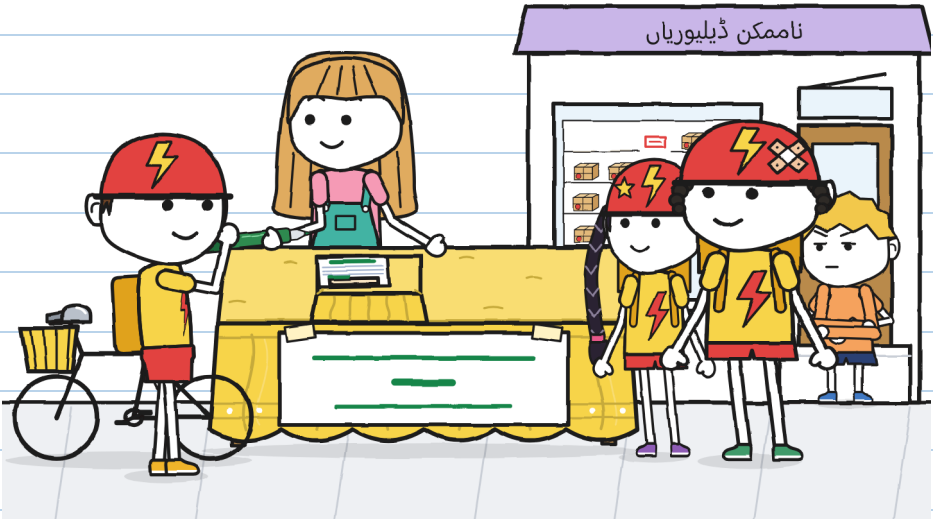


میں دہلیز سے سب دیکھ رہا تھا۔ «یہ میرا کام نہیں،» میں
سوچتا رہا۔ اور چپ رہا۔

میں اٹھ کھڑا ہوا۔

«ٹونیو، رک...»

مجھے دیر ہو گئی۔ ٹونیو نے اسٹینڈ جھٹکے سے کھینچ لیا۔
وہ دستخط کرنے والا تھا۔ میز پوش کے نیچے کچھ بج اٹھا:



ٹونیو نے میز پوش اٹھا دیا۔

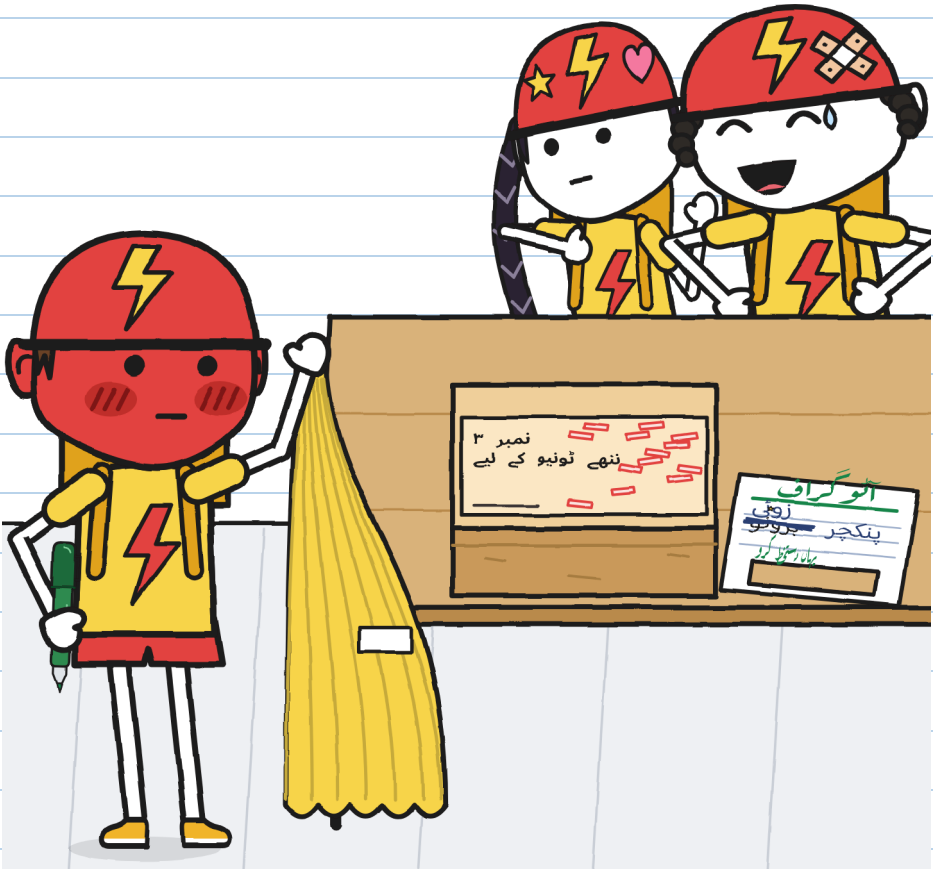


«ننھے ٹو-نی-یو کے لیے،» زوئی نے آہستہ اور خوشی سے پڑھا۔
«ننھا ٹونیو؟» برونو نے کہا۔ وہ ہنس پڑا۔
زوئی نہیں ہنسی۔ زوئی سوچ رہی تھی۔

ٹونیو چیخا نہیں۔ اس نے آہستہ سے مارکر بند کیا۔ اسے کاغذ پر رکھ دیا۔ بغیر دستخط کیے۔

«‹برق› چالوں پر دستخط نہیں کرتا۔»

وہ پیدل چل دیا، سائیکل ہینڈل سے پکڑے۔ کوئی اس کے پیچھے نہیں گیا۔

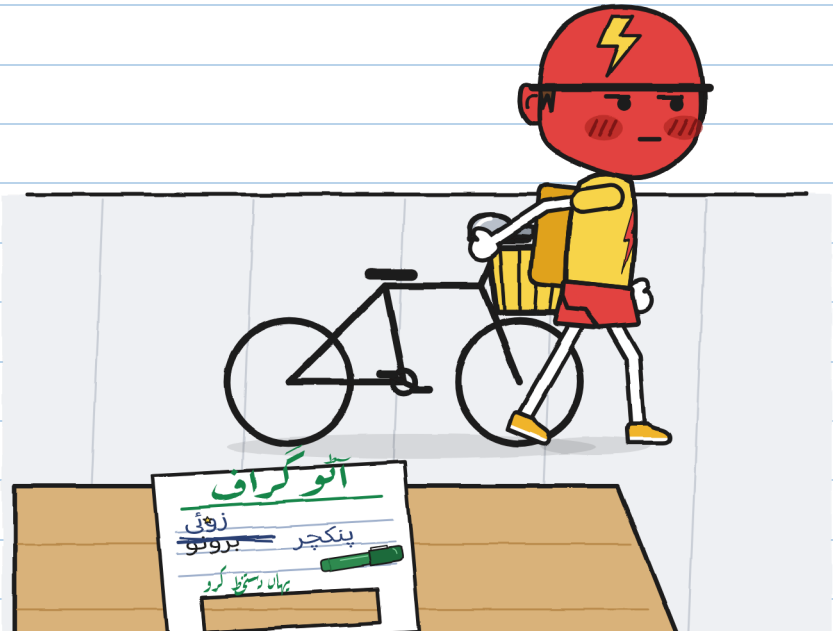


وہ ہیلمٹ کے رنگ کا تھا۔ یہ شرمندگی کا لال نہیں تھا۔ یہ غصے کا لال تھا۔

سرخی پیما میں اس والے کا کوئی نمبر نہیں۔ — خ.

مارا بنفشی کپڑا لے کر باہر آئیں۔ انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ پارسل کس نے نکالا۔ انہوں نے شیلف کی خالی جگہ، میز اور خولیتا کو دیکھا۔

انہوں نے نمبر ۳ کو ڈھانپا اور بانہوں میں اٹھا لیا۔

«یہ پارسل ڈیلیور نہیں ہوا،» انہوں نے زوئی اور برونو سے کہا۔ «لیبل پر جو لکھا ہے وہ ٹونیو کا معاملہ ہے۔»




وہ بیل بجائے بغیر چلے گئے۔

میں نے خولیتا کو میز پوش، بورڈ اور کاغذ سمیٹنے میں مدد دی۔ دو دستخط اور ایک سوراخ۔ میں نے اسے «میں نے کہا تھا» نہیں کہا۔ «کوئی بات نہیں» بھی نہیں۔ بات تھی۔

«تم نے تو کچھ نہیں کیا،» خولیتا نے کہا۔

«میں نے دیر سے خبردار کیا۔ پہلے کر سکتا تھا۔ یا مارا کو فون کر سکتا تھا۔»




خولیتا اندر گئی اور بغیر مدد کے مارا کو سب بتا دیا۔

چھوٹی کھڑکی، میز پوش، شیلف، فون۔

«ٹونیو کو تم خود بتاؤ گی،» مارا نے کہا۔

بدھ کو ٹونیو پانچ بج کر دس منٹ پر گزرا۔ وہ رکا نہیں۔
وہ پانچ بج کر بیس منٹ پر لوٹا۔ پھر تیسری بار گزرا۔
خولیتا فٹ پاتھ کے بیچ ایک کاغذ لیے کھڑی تھی۔

معذرت

میں نے تمہارا پارسل باہر نکالا۔
میں نے تمہیں دھوکا دینے کی کوشش کی۔
میں نے تمہارا لیبل دوسروں کو دکھایا۔
معاف کر دو۔
— خولیتا

ٹونیو نے کاغذ سائیکل پر بیٹھے بیٹھے پڑھا۔
«ٹھیک ہے۔ میں نے پڑھ لیا۔»
«کیا تم مجھے معاف کرتے ہو؟»
«میں نے کہا ہے کہ میں نے پڑھ لیا۔»
اس شام ٹونیو دکان نہیں آیا۔ اس کا ڈبہ خالی رہا۔

میں نے پورا نام لکھا۔ یہ کم از کم تھا۔ — خ۔

باب ۶

# ایک چھوٹی سائیکل

جمعرات کو ٹونیو دکان میں آیا۔ اس نے گلی کے دائیں بائیں نہیں دیکھا۔ اس کی بغل میں ایک سائیکل تھی۔




وہ اس کی سائیکل نہیں تھی۔ یا تھی: بچپن والی۔
«اتوار سے میں ٹِن ٹِن کے بارے میں سوچ رہا ہوں،» ٹونیو نے کہا۔ «مجھے یہ آواز یاد ہے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں ٹھیک ہوں یا نہیں۔»

«میں نمبر ۳ کھولنا چاہتا ہوں۔ یہاں نہیں: یہ گلی سے نظر آتا ہے۔»

مارا ہمیں پچھلے کمرے میں لے گئیں، یعنی دکان کے پیچھے والے کمرے میں۔

«کھولنا دستخط کرنا نہیں ہے،» انہوں نے کہا۔ «دستخط کے بغیر یہ صبح لوٹ آتا ہے۔»




«کیا میں رکوں؟» خولیتا نے پوچھا۔ اس نے پوچھا۔

ٹونیو نے دیر لگائی۔

«ہاتھ لگائے بغیر۔»

«میں ڈبے کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی۔ اور اس موضوع پر بات بھی نہیں کروں گی۔»

ٹونیو نے ڈوری کھولی۔ اندر پرانے اخبار کا کاغذ تھا۔ وہ خود پھٹ رہا تھا۔ اور کاغذ کے بیچ...

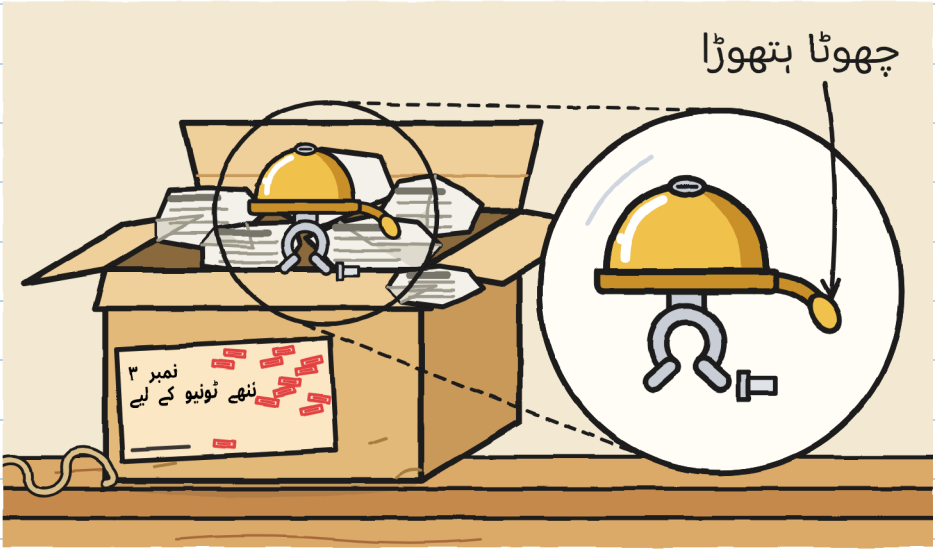


سائیکل کی ایک چھوٹی گھنٹی، سنہری۔ ایک کمانی چھوٹے ہتھوڑے کو اچھالتی ہے۔ ہلاؤ تو بجتی ہے۔

نمبر ۱ کاٹتا تھا۔ نمبر ۲ دوڑتا تھا۔ نمبر ۳ بس بجتا ہے۔

نہ ڈریگن، نہ ہنجے۔ ایک گھنٹی۔ مجھے پسند ہے۔ — خ.

نیچے چار تہوں میں مڑا ہوا ایک پرچہ تھا۔

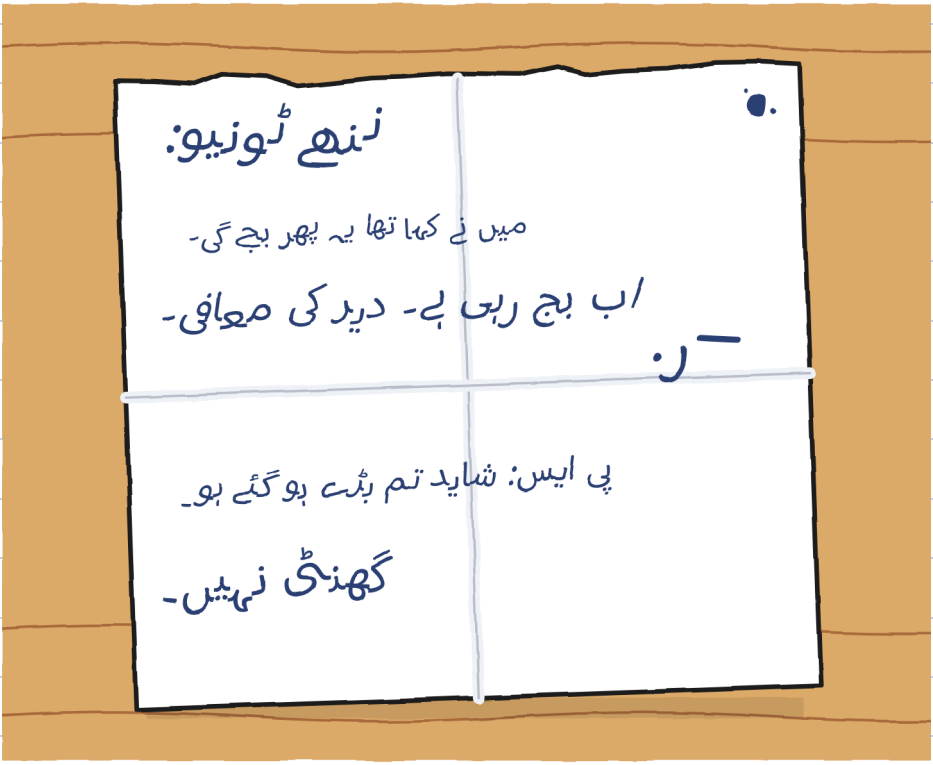


ٹونیو نے اسے دو بار پڑھا۔
«کتنی بری لکھائی ہے،» اس نے کہا۔ اور کافی دیر چپ رہا۔

ر۔ کا وعدہ پورا ہوتا ہے، دیر سے۔ فلورا نے کہا تھا۔ یہ نہیں کہا تھا کہ کتنی دیر سے۔ — خ۔

پھر ٹونیو نے چھوٹی سائیکل میز پر رکھ دی۔

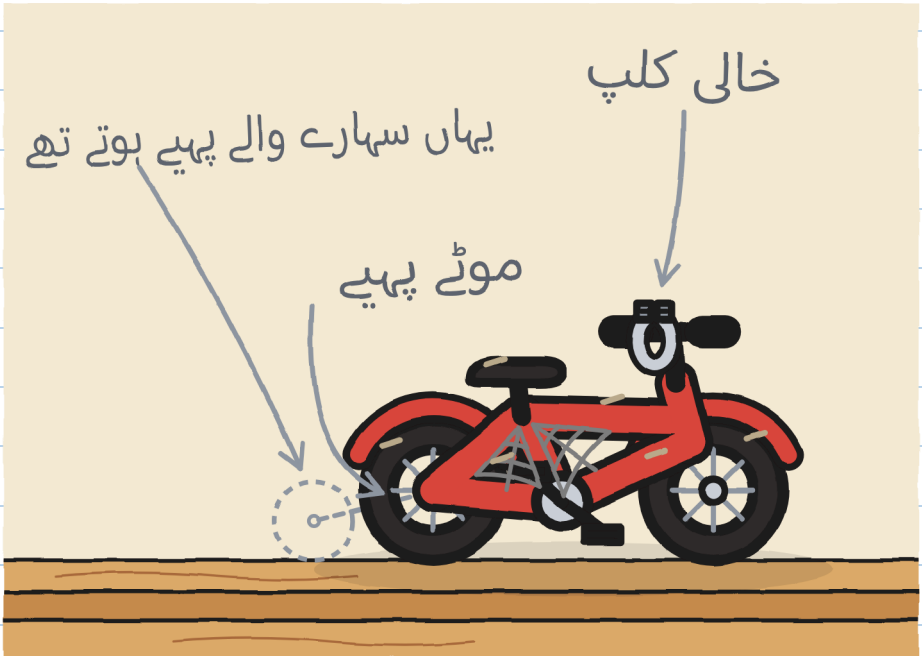


«یہ میری تھی۔ اس پر یہی گھنٹی لگی تھی، کلپ کے ساتھ۔ ایک دن گھنٹی نے بجنا بند کر دیا: کھٹ۔ کسی نے کہا: ‹یہ مجھے دے دو، ننھے ٹونیو۔ ٹھیک کر کے تمہیں واپس مل جائے گی۔›»

«کس نے؟» خولیتا نے بے ارادہ پوچھا۔ اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

«مجھے چہرہ یاد نہیں۔ گھنٹی یاد ہے۔ اور یہ کہ میں نے بہت انتظار کیا۔»

«گھر میں مجھے ننھا ٹونیو کہتے ہیں،» ٹونیو نے کہا۔
«‹برق› میں، ٹونیو۔ میں نے پہلے دن اپنے کارڈ پر یہی لکھا۔»
«ننھا ٹونیو میں برائی کیا ہے؟» میں نے پوچھا۔
«کچھ نہیں۔ جب تک زوئی نہ کہے۔ ‹برق› میں عرفیتیں ہٹائی نہیں جاتیں۔ برونو کو دیکھ لو۔»

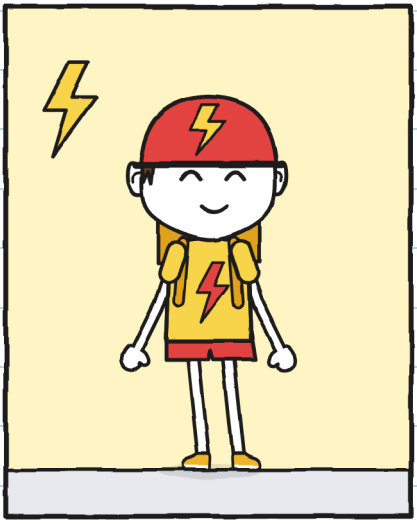

«برق» میں: ٹونیو

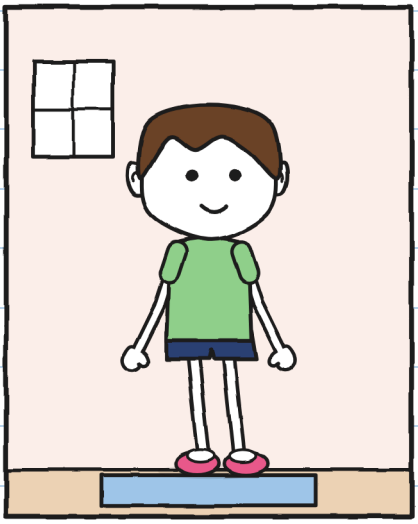

گھر میں: ننھا ٹونیو

«برونو نے منگل سے مجھے چھ بار ننھا ٹونیو کہا ہے،» ٹونیو نے مزید کہا۔
خولیتا اپنے کونے میں سمٹ گئی۔

«کیا تم اب بھی اس پر فٹ آتے ہو؟» خولیتا نے پوچھا۔ وہ خود کو روک نہ سکی۔
مارا نے سائیکل زمین پر اتار دی۔ ٹونیو اس پر بیٹھ گیا۔



آ جاتا تھا۔ کم و بیش۔
مارا نے ایک آواز نکالی، تقریبا ہنسی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔
میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

سرخی پیما: ۔ میں اسے اس لیے لکھ رہی ہوں کہ اس کی بھی گنتی ہوتی ہے۔ — خ۔

«تمہاری سائیکل پر ‹برق› کی بیل پہلے سے ہے،» میں نے کہا۔
«تمہیں یہ گھنٹی لگانا ضروری نہیں۔ تم اسے رکھ سکتے ہو۔
یا اسے لوٹنے دے سکتے ہو۔»
«مجھے پتا ہے،» ٹونیو نے کہا۔ لیکن اس نے مجھے دیکھا۔
جیسے یہ پہلی بار سن رہا ہو۔

خولیتا گیارہ منٹ تک خاموش رہی، سنتی رہی، مارکر جیب
میں رکھے۔






۱۱ منٹ

گیارہ منٹ۔ میری زبان سو گئی۔ — خ۔

«میں اسے اکیلے آزمانا چاہتا ہوں،» ٹونیو نے کہا۔
مارا، خولیتا اور میں باہر آ گئے۔ ٹونیو نے پچھلے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔

نہ سننے کے لیے خولیتا دکان کے دوسری طرف چلی گئی اور میں نے ڈرائنگ بنائی۔ ٹونیو کی نشست پر اب سائبان ہے: کپڑے کی چھت۔ آواز پھر بھی آئی۔




ٹِن ٹِن۔
یہ وہی ٹِن ٹِن آواز تھی جو ہفتے کے دن سنی تھی۔ پھر ایک اور۔ اور پھر بہت دیر تک کوئی نہیں۔

ٹونیو نکلا۔ اس کے ایک ہاتھ میں گھنٹی اور بغل میں ڈبہ تھا۔

«میں اسے کل تک لے جا رہا ہوں۔ بغیر دستخط کے۔»

«صبح یہ لوٹ آئے گا،» مارا نے کہا۔

«لوٹ آئے۔ میں اسے ایک رات اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔»

«اور اگر ٹونیو گھنٹی ڈبے سے باہر چھوڑ دے؟» میں نے پوچھا۔

«میں نے کبھی آزمایا نہیں،» مارا نے کہا۔ «اور میں صبح سات بجے آزمانے والی نہیں۔»

ٹونیو نے گھنٹی اور پرچہ ڈبے میں رکھ لیے۔



کل تک چودہ گھنٹے باقی ہیں۔ میں انہیں گنوں گی۔ — خ.

جمعے کو میری گلی پھر بج اٹھی: ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن۔
واپسی نمبر ۱۴۔
پچھلی رات جو ہوا، وہ میں نے نہیں دیکھا۔ مجھے ٹونیو نے بتایا:

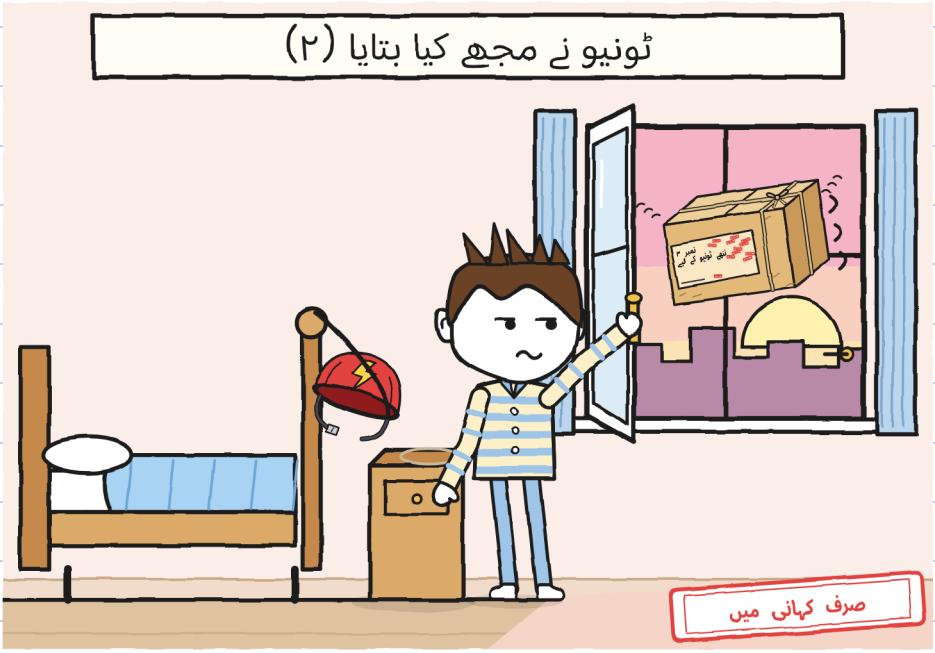


«اس بار نمبر ۳ میرے سرہانے کی میز پر سویا۔ پائیدان پر نہیں۔ صبح ہوتے ہی وہ شیشے پر ٹکریں مار رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے کھڑکی کھول دی۔»

اس نے ایک پارسل کے لیے کھڑکی کھول دی۔ کتنی تمیز ہے۔ — خ.

میں نے ٹونیو کی دونوں سائیکلیں اکٹھی بنائیں۔ میں نے آج
والی سائیکل میں گھنٹی لگا دی۔ اچھی لگتی ہے۔
خولیتا نے بنی ہوئی گھنٹی پر ایک پرچی چپکا دی۔

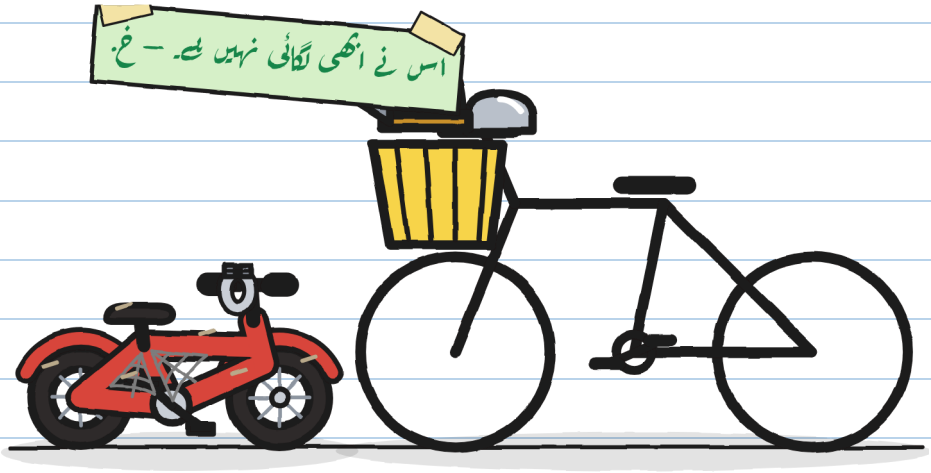


اب پہلے

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ مجھے ذرا برا لگتا ہے۔

باب 5

# اکیلے میں

جمعے کی شام نمبر ۳ اپنے شیلف پر تھا۔ اس پر چودہ مہریں تھیں۔ ٹونیو اپنے ڈبے میں بیٹھا اسے دور سے دیکھ رہا تھا۔

خولیتا دو دن سے کچھ تیار کر رہی تھی۔ مجھے ڈر لگا۔ وہ دو اختیارات والا ایک کاغذ تھا۔

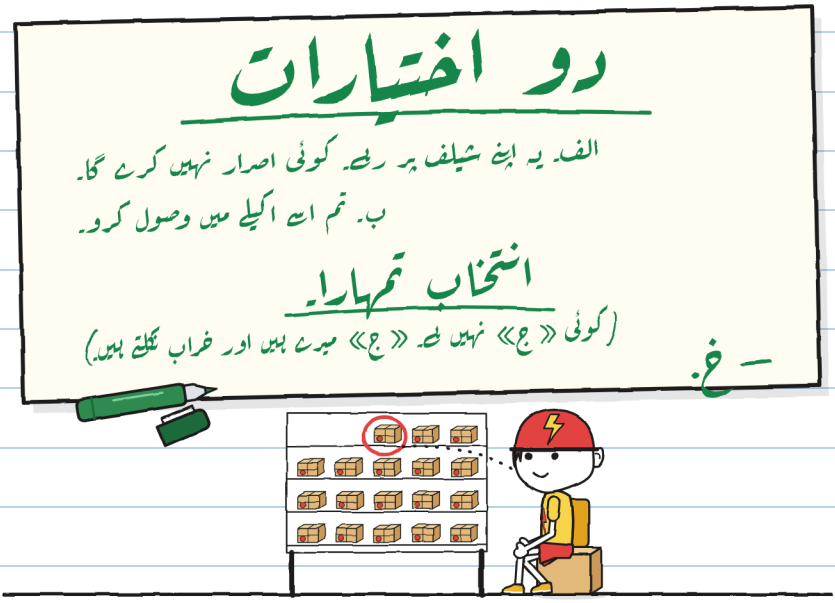

ٹونیو نے کاغذ پڑھا۔ اس نے مارا کو دیکھا۔
«اگر میں دستخط کروں تو کس کو پتا ہو گا؟»
«مجھے۔ اور میرے رجسٹر کو: اس میں میں ڈیلیوریاں لکھتی ہوں۔ وہ دراز سے باہر نہیں جاتا۔»
«اور ‹برق› کو؟»
«میں نہیں بتاتی۔ رجسٹر کوئی بورڈ نہیں ہوتا۔»




بورڈ پر نمبر ہوتے ہیں۔ نام دراز میں رہتے ہیں۔ — خ.

ٹونیو اپنے ڈبے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
«میں ب چنتا ہوں۔»
خولیتا اچھلی نہیں۔ میں نے اسے نہ اچھلتے دیکھا۔
«پچھلے کمرے میں،» ٹونیو نے بات جاری رکھی۔ «تم دونوں کے ساتھ۔»
«میں بھی؟» خولیتا نے پوچھا۔
«تم سب سے زیادہ چاہتی ہو کہ میں دستخط کروں۔ میں تمہیں اپنے سامنے رکھنا پسند کروں گا۔»

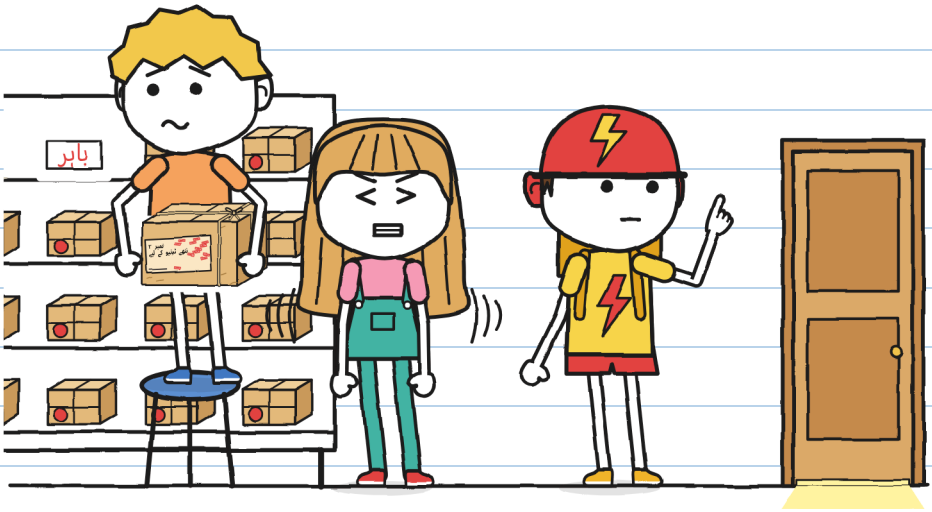

پچھلے کمرے میں ٹونیو نے دوبارہ گھنٹی اور پرچہ نکالے۔
اس نے انہیں آہستہ آہستہ، احتیاط سے دیکھا۔
«دستخط سے پہلے میں دیکھتا ہوں کہ کس پر دستخط کر رہا ہوں،» اس نے کسی کی طرف دیکھے بغیر کہا۔
خولیتا اپنی ٹی شرٹ کی طرح گلابی ہو گئی۔



خولیتا نے ٹونیو کو اپنا ہرا مارکر دیا۔ وہ کونے میں ایک بوری پر بیٹھ گئی۔

«تم کیا کر رہی ہو؟» میں نے پوچھا۔

«میں اپنے ہاتھوں کے اوپر بیٹھی ہوں۔ تاکہ مدد نہ کروں۔»

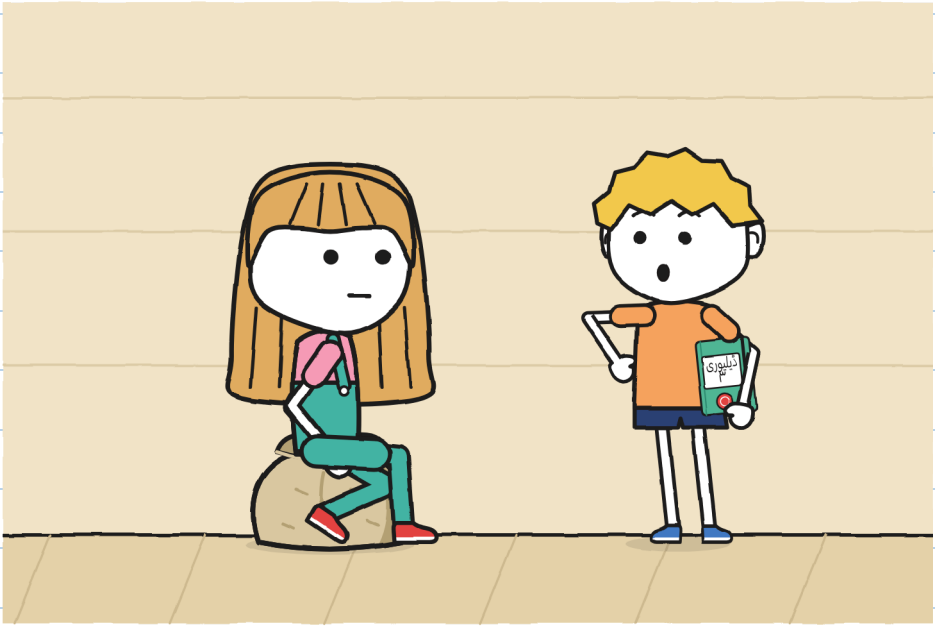

میں نے ڈائری بند کی اور بغل میں دبا لی۔

پھر اس نے سب لکھ لیا۔ — خ.

ٹونیو نے مارکر کا ڈھکن کھولا اور دستخط کر دیے۔




لیبل پر «ننھا ٹونیو» لکھا تھا۔ دستخط میں «ٹونیو»۔
«کیا ایسے ٹھیک ہے؟» ٹونیو نے پوچھا۔ «یہ ایک ہی نام نہیں ہے۔»
«دستخط وہ کرتا ہے جسے ملتا ہے،» مارا نے کہا۔ «اور تمہیں یہ ملا ہے۔»

مارا نے وصولی اپنے رجسٹر میں لکھ لی۔ خولیتا نے پہلے ہی نیلا اسٹول پکڑ رکھا تھا۔ اس نے اسے زمین پر رکھ دیا۔

«کیا میں بورڈ بدل سکتی ہوں؟» اس نے ٹونیو سے پوچھا، مارا سے نہیں۔

ٹونیو نے بورڈ کو دیکھا۔

«اس پر صرف ایک نمبر لکھا ہے۔»

«صرف۔»

«ٹھیک ہے۔»




میں نے پہلے پوچھا تھا۔ لکھ لو۔ — خ.

فٹ پاتھ پر ٹونیو نے اپنی سائیکل دیوار سے ٹکائی۔ اس نے بیگ سے پیچ کس نکالا۔

«کیا تم گھنٹی لگا رہے ہو؟» میں نے پوچھا۔

«ہاں۔»

«اور ‹برق› کی بیل؟»

«وہ ‹برق› کی ہے۔ یہ میری ہے۔»

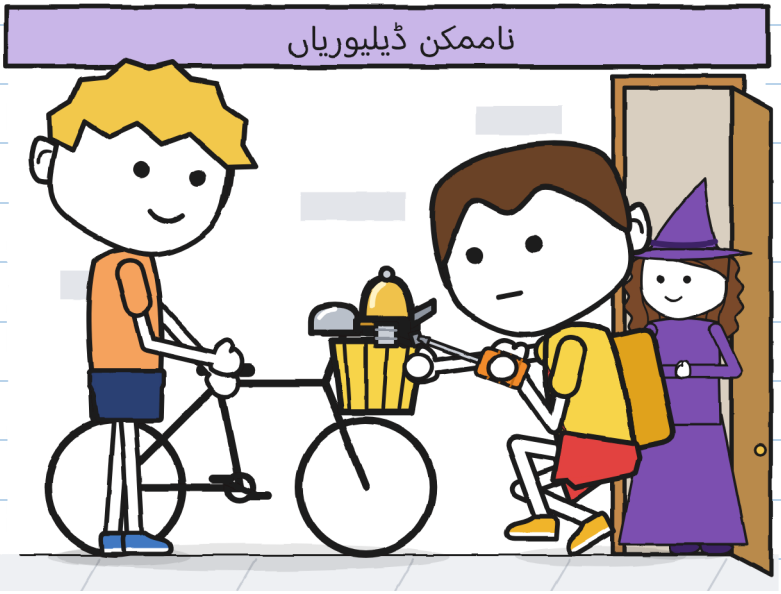


ٹونیو نے گھنٹی لگا دی۔ میں نے صرف سائیکل پکڑی۔ اور وہ بھی اس کے کہنے پر۔ ٹونیو نے ایک انگلی سے چھوٹے ہتھوڑے کو چھوا۔

ٹِن ٹِن۔

پانچ بج کر دس منٹ پر «برق» گزرا۔ برونو نے بریک لگائی۔
«یہ کیا بج رہا ہے؟»
«ایک گھنٹی۔»
«کہاں سے آئی؟»
«میری تھی۔»
«جب تم ننھے ٹونیو تھے؟»
میں نے ٹونیو کو دیکھا۔ ذرا بھی لال نہیں۔ کان بھی نہیں۔

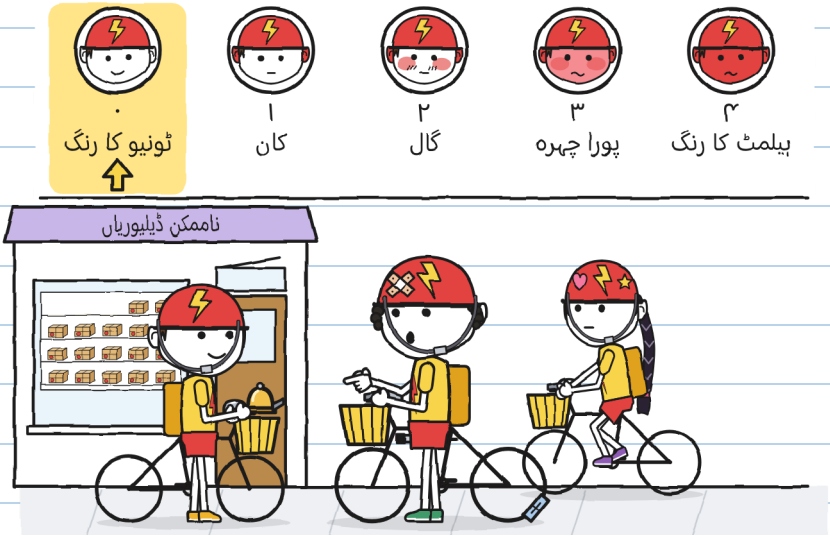


«جب مجھے اس نام سے بلاتے تھے۔ اب میں ٹونیو ہوں۔ اور تمہارا نام کیا ہے؟»
«پنک...» برونو رک گیا۔ «برونو۔»
«تو بس، برونو۔»

برونو نے سر اٹھایا۔ «برق» میں دو سال سے کوئی اسے برونو نہیں کہتا تھا۔

زوئی نے منہ کھولا۔

ٹونیو نے چھوٹے ہتھوڑے کو چھوا۔ ایک بار۔

ٹِن ٹِن۔

زوئی نے منہ بند کر لیا۔ اس نے سوچا۔

«اچھی آواز ہے،» اس نے کہا۔ «ہمیں دیر ہو رہی ہے، ٹونیو۔»

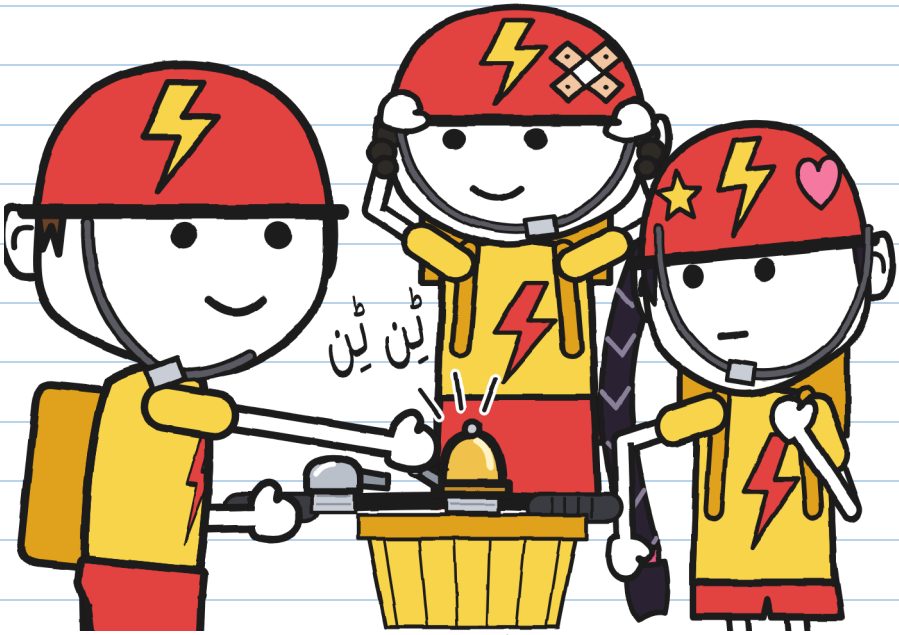


اس نے کہا «ٹونیو»۔ بغیر کچھ اور جوڑے۔ — خ.

اس رات میں نے پھر پردہ اٹھا رہنے دیا۔
«پھر نگرانی؟» میری امی نے پوچھا۔
«آج میں اس بات کی نگرانی کر رہا ہوں کہ کچھ نہ ہو۔»
«یہ تو میں بہت اچھی طرح کرتی ہوں۔ سو جاؤ۔»



میں کھلے مارکر کے ساتھ سو گئی۔ میرا تکیہ ہرا ہے۔ — خ.

صبح ہوئی۔

کچھ نہیں بجا۔

نہ ٹِن ٹِن، نہ کوئی کھڑکی، نہ نمبر ۴ والا کتا۔

یہ سب سے خوبصورت خاموشی ہے جو میں نے اپنی گلی میں سنی۔



باب 6

# فی الحال

ہفتے کو دس بجے میں نے شیلف بنایا۔ سترہ پارسل۔ تین خالی جگہیں۔

مارا نے لیبل اپنے رجسٹر میں باقی دو کے ساتھ چپکا دیا۔

مارا کا رجسٹر

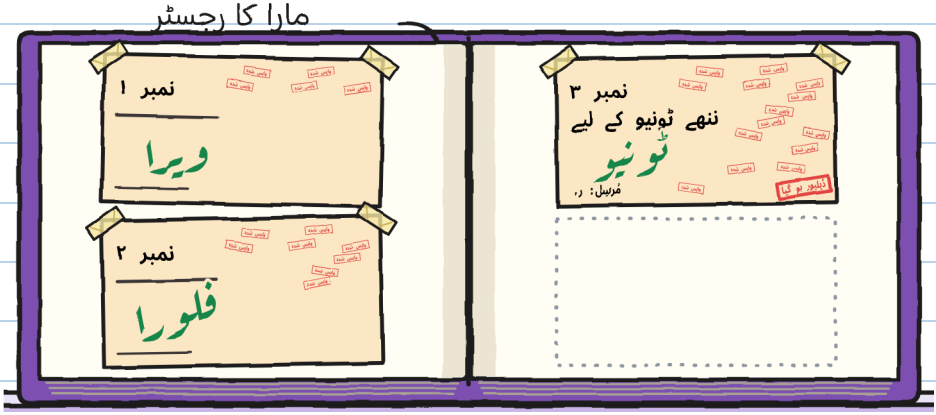


ایک انڈا، کچھ بیج اور ایک گھنٹی۔ تینوں دیر سے پہنچے۔ تینوں پہنچے۔

تیسرے پر ٹونیو نے دستخط کیے۔ اس بار میں نے اسے صرف مار کر پکڑایا۔ — خ.

ٹونیو اپنے ڈبے میں بیٹھا اور ہلا۔ اس بار اس نے شیلف کی طرف نہیں دیکھا۔

«یہ تمہاری نشست ہے، ‹فی الحال›،» مارا نے کہا۔

«فی الحال میرے لیے ٹھیک ہے،» ٹونیو نے کہا۔

باقی

۱۷



«فی الحال» برسوں چل سکتا ہے۔ نمبر ۲ سے پوچھ لو۔ — خ.

میں نے ٹونیو کو اپنا منصوبہ دکھایا: اس کی نشست کی ڈرائنگ۔ اس میں پورا ہفتہ لگا۔

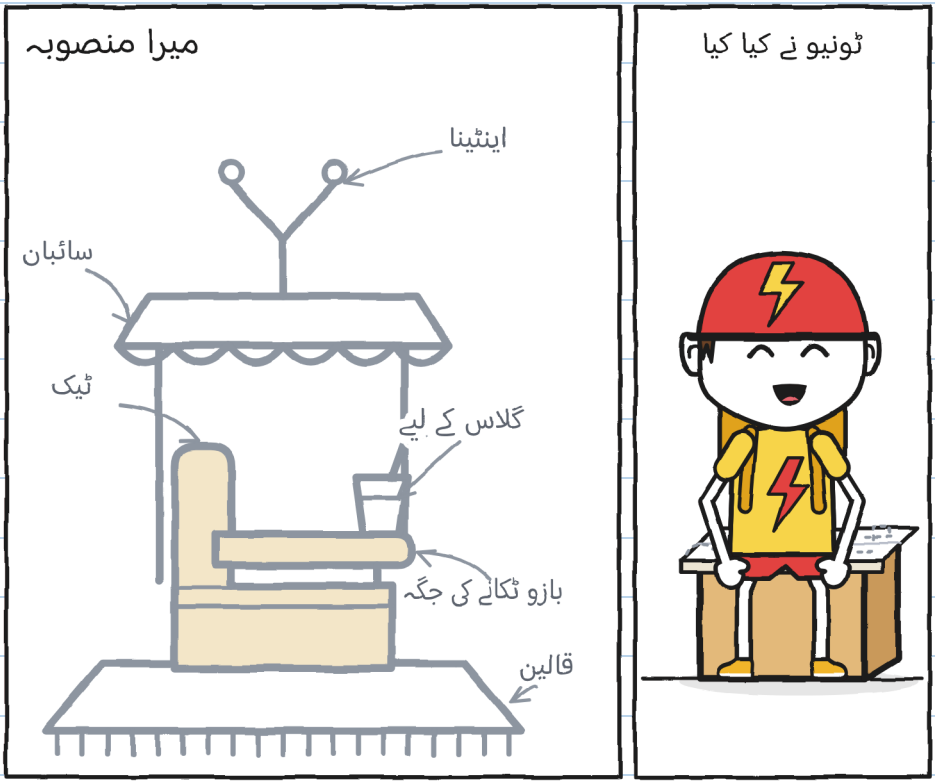


«کیا یہ مجھے دو گے؟»

اس نے ڈرائنگ کو چار تہوں میں موڑا۔ اسے ڈبے پر رکھا اور بیٹھ گیا۔

باہر گھنٹی ہینڈل پر ٹیڑھی لگی تھی۔
«جب تم کس رہے ہو تو میں اسے پکڑ لیتا ہوں،» میں نے کہا۔
«میں خود کر لوں گا۔»
ٹونیو نے خود کر لیا۔ میں پیچ کو دیکھ رہا تھا۔ لگتا تھا اس میں سو چکر ہیں۔

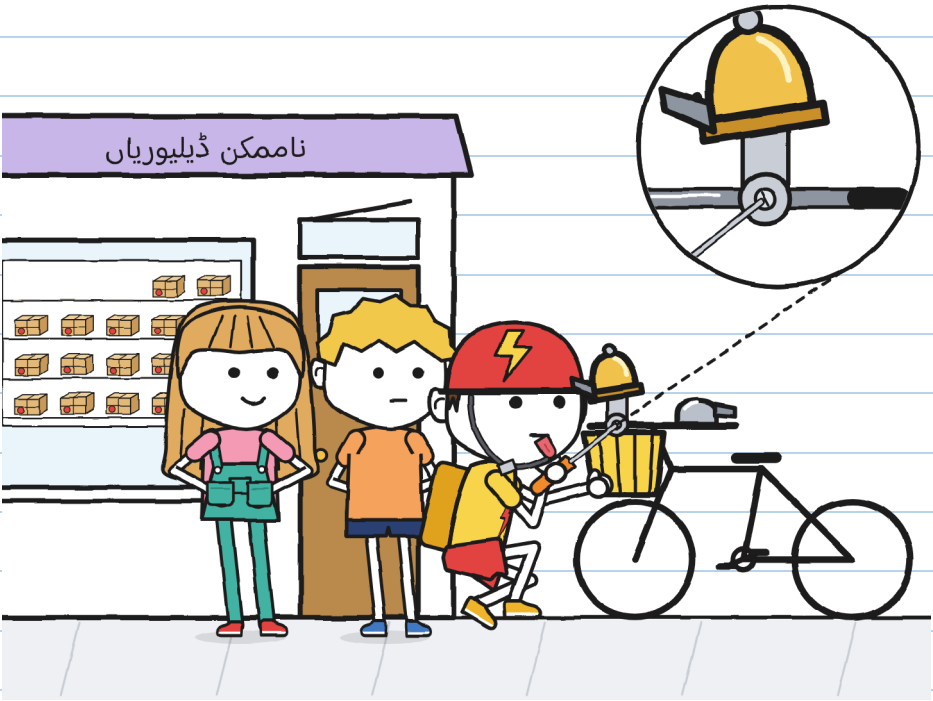

خولیتا نے آٹوگراف کا کاغذ نکالا۔ چھوٹی کھڑکی کاغذ اور بہت سی ٹیپ سے بند تھی۔

«یہ وہی ہے جو چال میں تھا،» خولیتا نے مارا سے کہا، ان کے سوال کا انتظار کیے بغیر۔ «میں نے اسے ٹھیک کر دیا ہے۔»
اس نے کاغذ ٹونیو کے سامنے رکھا۔
«کیا تم مجھے آٹوگراف دو گے؟ سچ مچ۔ نیچے کچھ نہیں ہے۔»
ٹونیو نے کاغذ کے نیچے دیکھا۔ کاؤنٹر کے نیچے دیکھا۔ اس نے مینڈک الٹا کر دیکھا۔
«ٹھیک ہے۔»

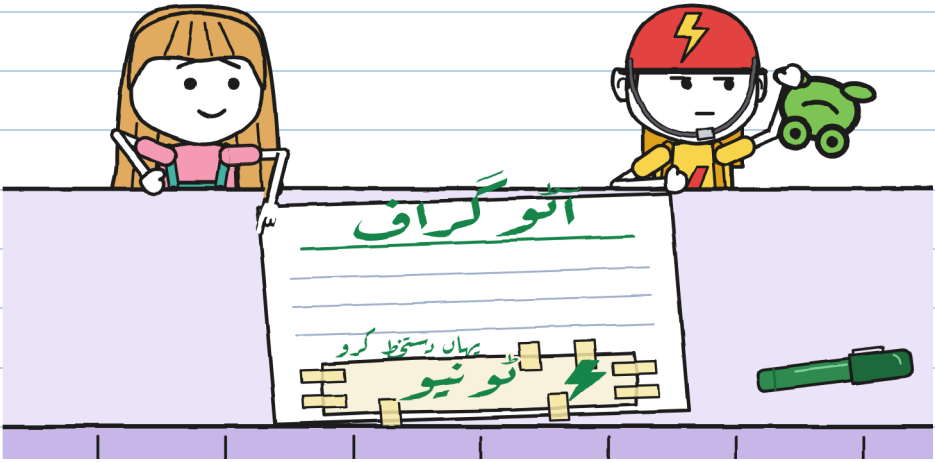


میں اسی لائق ہوں۔ — خ.

دوپہر کو ٹونیو ڈیلیوری پر نکلا۔ ٹوپی پہنے ایک بزرگ اپنی چھڑی کے ساتھ آہستہ سڑک پار کر رہے تھے۔
ٹونیو رک گیا۔ اس نے انتظار کیا۔ اس نے گھنٹی بس ایک بار بجائی۔ جیسے کہہ رہا ہو: «میں یہاں ہوں۔»
ٹِن ٹِن۔

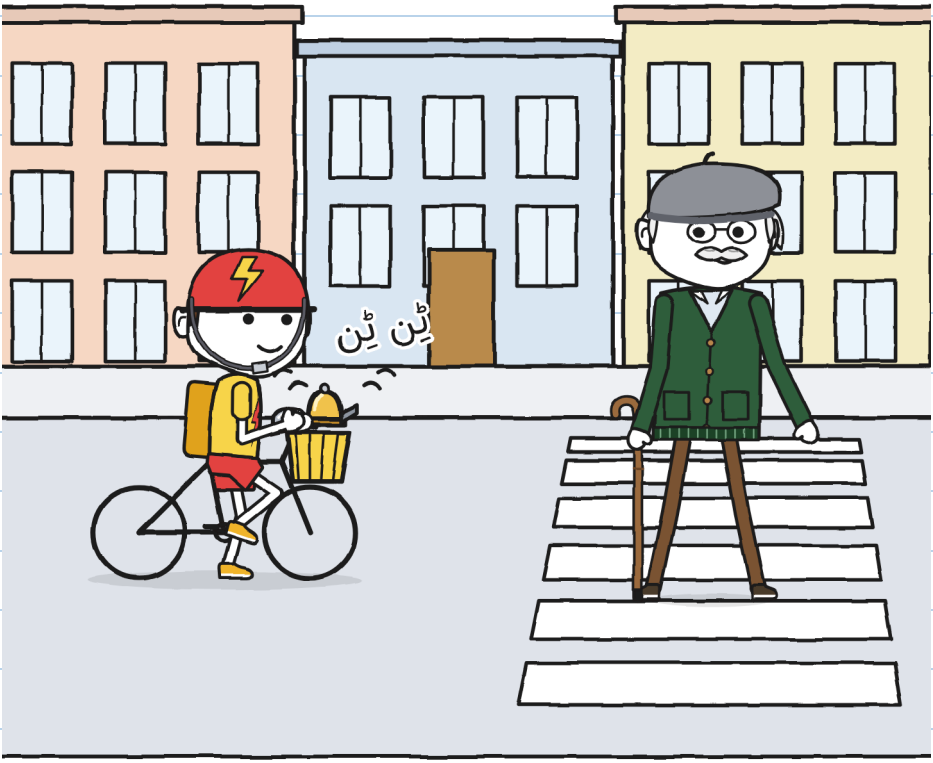


بزرگ نے سلام کے لیے چھڑی اٹھائی اور آہستہ آہستہ چلتے رہے۔

«یہ انتونیو صاحب ہیں،» مارا نے کہا۔ «میری فہرست کے دوسرے ننھے ٹونیو۔»

«کیا گھنٹی نئی ہے؟» بزرگ نے پوچھا، جو اب ہمارے فٹ پاتھ پر تھے۔

«پرانی۔ میری تھی،» ٹونیو نے کہا۔ «جب مجھے ننھا ٹونیو کہتے تھے۔»

«ساٹھ سال سے کسی نے مجھے ایسے نہیں پکارا۔ بدل لیں؟ تم انتونیو صاحب، میں ننھا ٹونیو۔»

ٹونیو نے سوچا۔

«فی الحال نہیں۔»

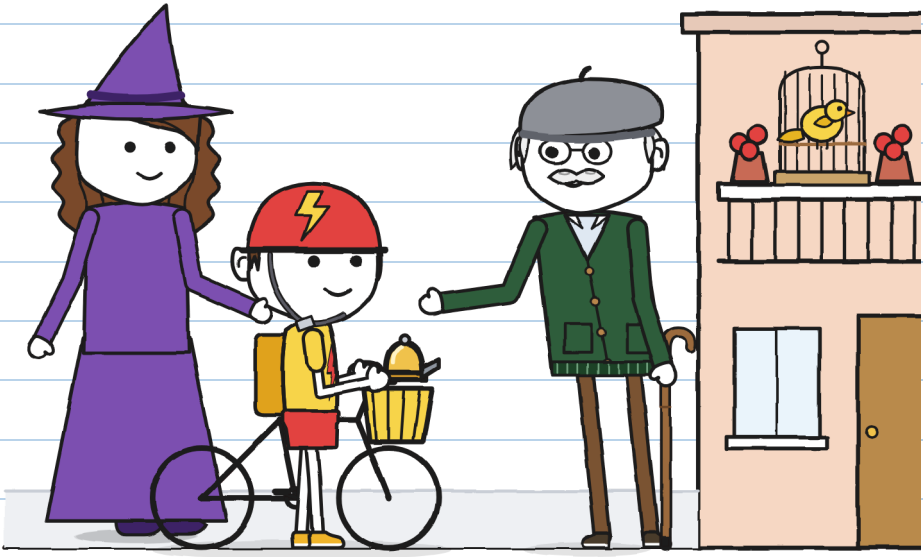

میں نے ر. کا کارڈ نکالا۔ اس میں پہلے سے چھ سراغ تھے۔ میں نے دو اور لکھے۔ ٹونیو نے مجھ سے قلم لیا۔ اس نے نیچے اپنی لکھائی میں لکھا۔

### ر. کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں

؟

ر.

ڈیوری ۲ ۱-٦ (ڈائری ۲)

۷. ٹونیو جب چھوٹی سائیکل چلاتا تھا، ر. کی اس سے واقفیت تھی۔

۸. ایک ایسی گھنٹی کا وعدہ کیا گیا تھا جو بجے۔ برسوں لگ گئے۔

*باقی ر. کو مجھے ایک وضاحت دینا ہے*

«کیا تم اسے شکریہ کہو گے؟» خولیتا نے پوچھا۔
«شکریہ بھی اور شکایت بھی۔ دونوں۔ مجھے ابھی پتا نہیں کہ ر. کون ہے۔»

ایک بج ویرا اندر آئی۔ اس کی گود میں ریزہ تھی اور بالوں میں ایک ٹہنی۔

«مجھے مدد چاہیے۔ ریزہ اب اڑ کر نکلنا سیکھ گئی ہے۔ اسے اترنے کے لیے ایک محفوظ جگہ چاہیے۔» وہ ذرا رکی۔ «کل اس نے میرا سوپ چنا۔»




ریزہ نے مجھے دیکھا اور میرا «میں نے نہیں کیا» والا چہرہ بنا لیا۔

بالکل تمہارا والا۔ نوڈل کے ساتھ۔ — خ.

«کیا تمہیں کسی تیز آدمی کی ضرورت ہے؟» ٹونیو نے اپنے ڈبے سے پوچھا۔

«میری مدد کے لیے انتظار کرنا آنا چاہیے،» ویرا نے کہا۔

«مجھے بھی آتا ہے۔ اس ہفتے سے۔»

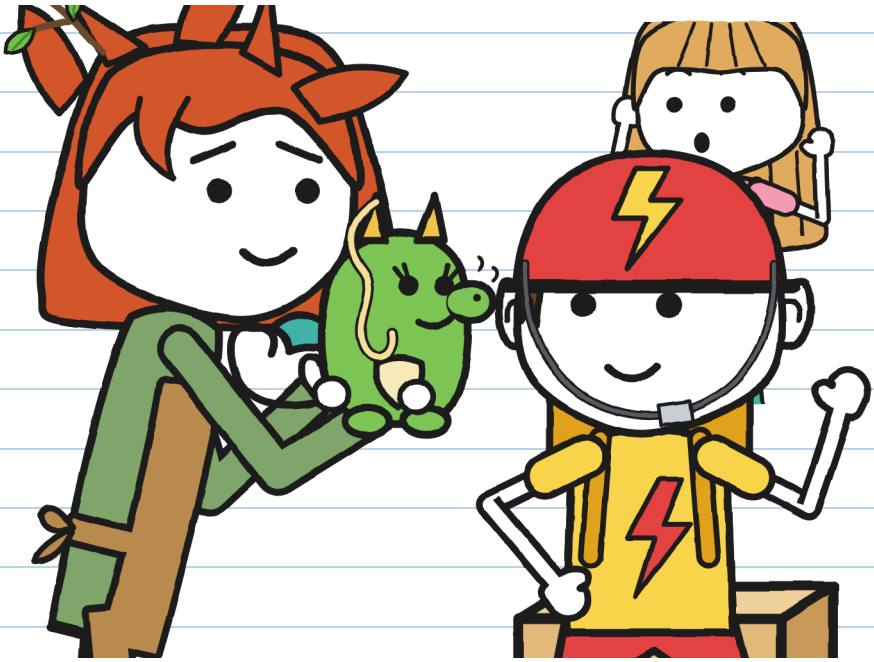

مجھے بھی انتظار کرنا آتا ہے۔ ہو گیا؟ — خ.

ڈیلیوری نمبر ۳۔ ہر ایک کو کتنا وقت لگا:

| | |
|---|---|
| 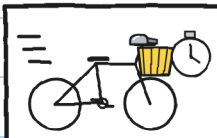 | «برق»: دس منٹ۔ |
|  | ر.: برسوں۔ |
| 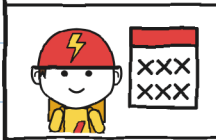 | ٹونیو: چھ دن۔ |
|  | خولیتا، سنتے ہوئے: گیارہ منٹ (ریکارڈ)۔ |




ٹونیو ڈیلیوری پر نکل گیا۔ گلی میں ٹِن ٹِن کی آواز آئی۔ اور ایک اور۔
اس بار گھنٹی وہ خود بجا رہا تھا۔

*میں ابھی تک اکیلی بجتی ہوں۔ میں سیکھ رہی ہوں۔ — خ.*

# ناممکن ڈیلیوریاں ۴۰

(بہت جلد)

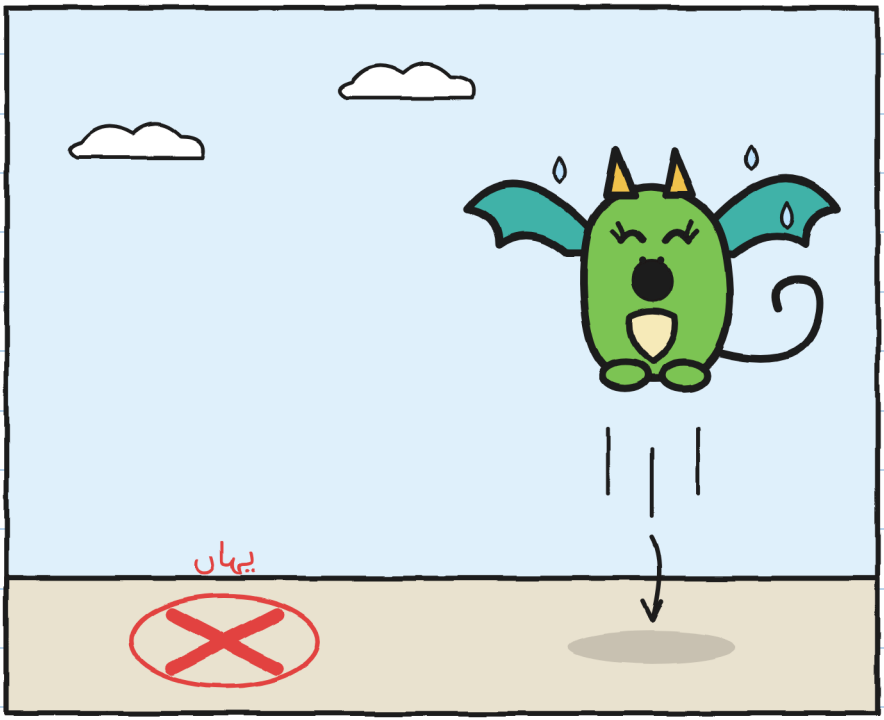


ڈریگن کی وہ بچی کہاں اترتی ہے جو تمہاری نقل اتارتی ہو؟ — خ.

# محلہ (ورژن ۳)

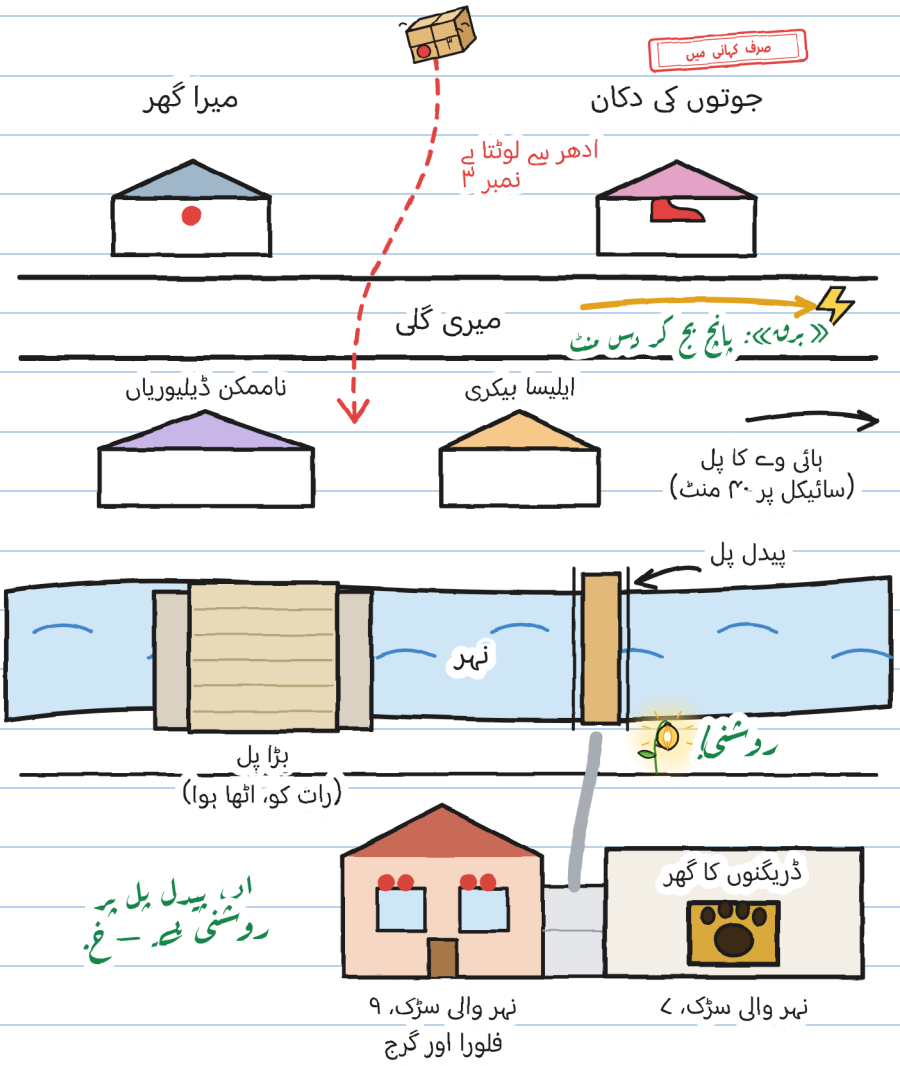
صرف کہانی میں
میرا گھر
جوتوں کی دکان
ادھر یہ لوٹتا ہے
نمبر ۳
میری گلی
«برق»: پانچ بج کر دس منٹ
ناممکن ڈیلیوریاں
ایلیسا بیکری
ہائی وے کا پل
(سائیکل پر ۴۰ منٹ)
پیدل پل
نہر
روشنی!
بڑا پل
(رات کو، اٹھا ہوا)
اور پیدل پل پر
روشنی ہے — ف.
ڈریگنوں کا گھر
نہر والی سڑک، ۹
فلورا اور گرج
نہر والی سڑک، ۷

# اور تم؟ تمہارا نام کیا ہے؟

ٹونیو کو ننھا ٹونیو کہتے تھے۔ اب وہ اپنا نام خود چنتا ہے۔
اور تم؟

مجھے پسند ہے کہ مجھے کہا جائے...

مجھے یہ بھی کہا جا سکتا ہے...

مجھے پسند نہیں کہ مجھے کہا جائے...

میں خوشیتا ہوں۔ «خ.» صرف دستخط کرتے وقت۔ — خ.

# ایک کہانی، چھ سائز

اس کے چھ سائز ہیں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانیں۔ XXS، XS، S، M اور L میں صفحے بھی وہی ہیں اور تصویریں بھی وہی۔ XL ایک ناول ہے۔ بس سنانے کا انداز بدلتا ہے۔

**سائز XXS · PRE-A1**
مارا اور ٹونیو ہنستے ہیں۔ کیا تمہیں لال سائیکل نظر آتی ہے؟

**سائز XS · A1**
مارا ہنسنے کے قریب تھیں۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

**سائز S · A2**
مارا نے ایک آواز نکالی، تقریبا ہنسی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

**سائز M · B1**
مارا نے ایک آواز نکالی۔ ہنسی جیسی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

**سائز L · B2**
مارا نے ایسی آواز نکالی جو کسی اور کے منہ سے ہنسی ہوتی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

**سائز XL · B2–C1**
تصویری ناول ۰ ۱۳+
سطحیں یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کے مطابق تقریبی ہیں۔

ہر ایک اپنے سائز میں۔ وہی ٹِن ٹِن۔ — خ.

والدین اور اساتذہ کے لیے
ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

## اصلی سائیکل: کیا کرنا ہے

1. ہیلمٹ ہمیشہ، اور اچھی طرح بندھا ہوا۔ «بس پاس ہی جانا ہے» تب بھی۔
2. لوگ تمہیں دیکھیں اور سنیں: روشنیاں، ہلکے رنگ کے کپڑے اور بیل۔ بیل خبردار کرتی ہے؛ حکم نہیں دیتی۔
3. دونوں ہاتھ ہینڈل پر۔ اگر کوئی چیز تمہارا دھیان بٹائے تو کسی محفوظ جگہ رک جاؤ۔
4. فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کا ہے: وہاں سائیکل ہاتھ میں۔ سڑک پار کرنے سے پہلے رکو اور دیکھو۔

مہر «صرف کہانی میں» اس چیز کی علامت ہے جو کہانی میں ہوتی ہے، گلی میں نہیں۔

نکلنے سے پہلے اپنی سائیکل دیکھ لو

